الجامعة السلفية
بنارس

مرکزی دار العلوم بنارس کا دینی علمی اور ادبی ماہنامہ

مُحدّث

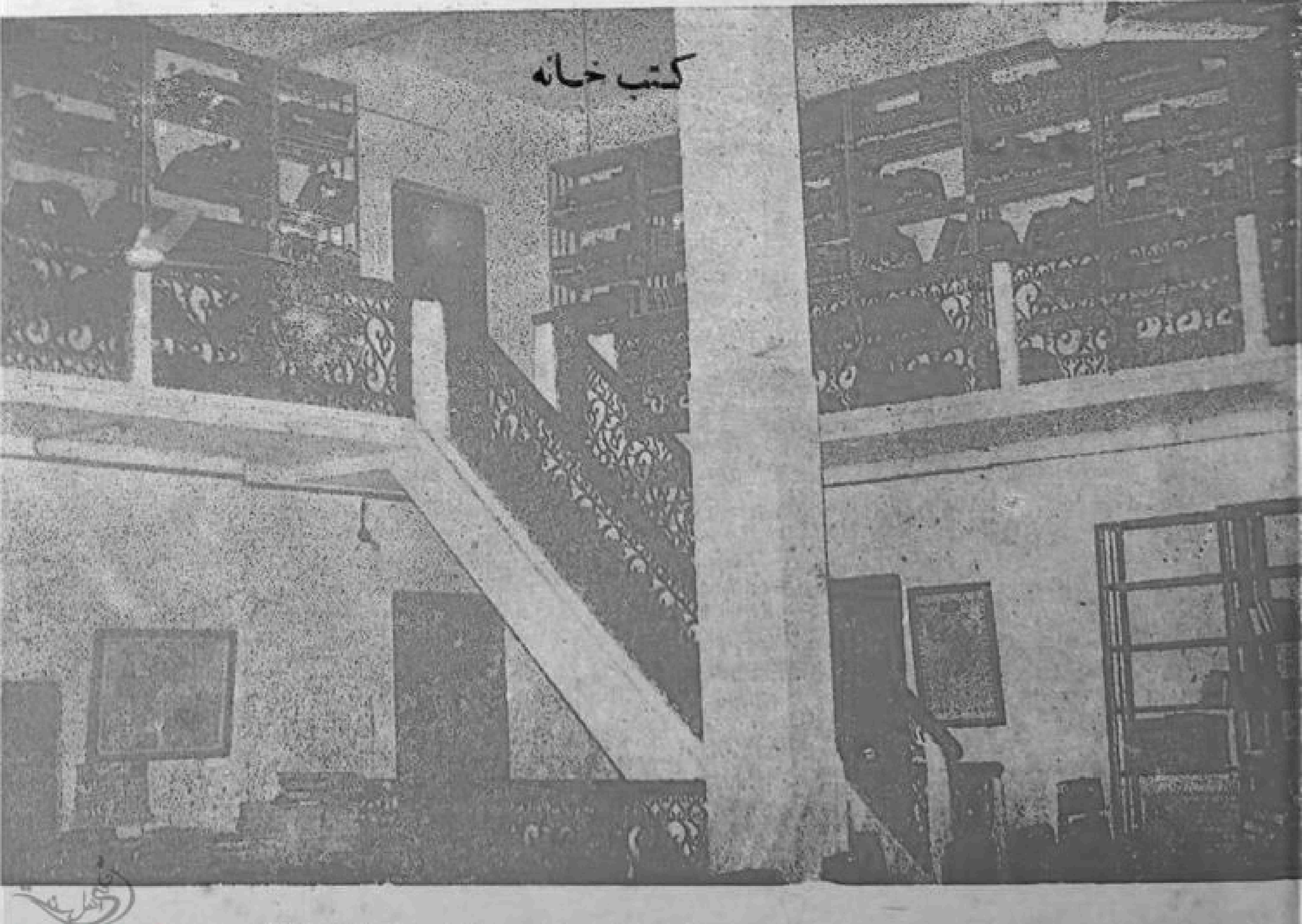

کتب خانہ

ادارۃ البحوث الاسلامیۃ والدعوۃ والافتاء بالجامعۃ السلفیۃ بنارس

AsliAhleSunnet.com

برگ وبار

■ نشان راہ:

اپنی خودی پہچان — مدیر ۳

■ آیات وانوار:

قرآن میں مشرکین و منافقین سے مخاصمہ — شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ ۶

■ منہاج نبوت:

۱۹ جنازے ایک ساتھ — ابو ہشام اعظمی ۱۳

■ احکام وعقائد:

تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں — مولانا مصلح الدین اعظمی رحمہ اللہ ۱۶

■ پیام کعبہ:

خطبۂ حرم (تقریبات میں فضول خرچی) — امام حرم محمد بن عبد اللہ السبیل ۲۵

■ بزم طلبہ:

پروفیسر محمد یامین سے انٹرویو — امتیاز احمد متعلم جامعہ ۲۹

■ سائنس کی دنیا:

لیزر شعاعیں — ادارہ ۳۴

■ عالم اسلام:

سادات کے قاتل جبل احمر کی عدالت میں ۴۰

شام کے دردناک حالات ۴۹

■ جماعت و جامعہ:

کیرالا کانفرنس، جامعہ میں مہمانوں کی آمد ۵۳

جوار رحمت میں (مولانا محمد احمد صاحب رح) ۵۴

ہماری نظر میں ۵۶

AsliAhleSunnet.com

جامعہ سلفیہ کا علمی ادبی اور اصلاحی رسالہ

ماہنامہ مُحدِّث بنارس

جلد ۱۰ | جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ • اپریل ۱۹۸۲ء | شمارہ ۳

ایڈیٹر
صفی الرحمٰن مبارکپوری

•

پتہ

خط وکتابت کے لیے :- ایڈیٹر محدث، جامعہ سلفیہ ریوڑی تالاب وارانسی
بدل اشتراک کے لیے :- مکتبہ سلفیہ، ریوڑی تالاب وارانسی

MAKTABA SALAFIA REORI TALAB VARANASI, 221010

ٹیلی گرام - دارالعلوم، وارانسی • ٹیلی فون :- ۶۳۵۷۷

بدل اشتراک

• سالانہ ۲۵ روپے • ششماہی ۱۳ روپے
• فی پرچہ ۲/۵۰ روپے • بیرون ملک سے ۱۵ ڈالر

ناشر :- جامعہ سلفیہ بنارس | طابع :- عبد الوحید | مطبع :- سلفیہ پریس وارانسی

تزئین وکتابت :- انور جمال

AsliAhleSunnet.com

قطعۂ تاریخ اجرائے محدث
بنارس

مولانا
مشتاق احمد شوقؔ
صدر شعبۂ فارسی
جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو، اعظم گڈھ

چوں بہ توفیق خداوندِ قدیر	جامعہ سلفیہ شد عظمت پذیر
حق محدث را بہ او انعام داد	در جہاں رخشندہ چوں بدرِ منیر
ظاہرش آراستہ از حُسنِ نو	باطنش پُر از نکاتِ دلپذیر
حرف حرفش نافۂ مشکِ ختن	سطر سطرش چوں نبات و قند و شیر
لفظ چوں دریا بہ کوزہ آمدہ	فقرہ دارد معانی کثیر
صفحہ صفحہ مخزنِ اسرار دیں	ہر ورق دفتر زپندِ بے نظیر
حسن ترتیب مضامینِ بلند	آنچناں محکم کہ در دل جاگیر
اے محدث ناز کن بر فالِ نیک	ہست مولانا صفی فاضل مدیر

در مسیحی سالِ اجرا گفت شوقؔ
آرزوئے دل محدث بے نظیر
۱۹۸۲ء

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقشِ راہ

اپنی خودی پہچان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض ایسی امتیازی خصوصیات عطا ہوئی تھیں جو کسی دوسرے پیغمبر کو نہیں دی گئی تھیں ایک خصوصیت کا ذکر آپ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے ۔ نصرت بالرعب مسیرۃ شہر (بخاری، مسلم) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری یہ مدد کی گئی ہے کہ مجھ میں اور دشمن میں ایک مہینہ کا فاصلہ ہو تب ہی سے اس پر رعب طاری ہو جاتا ہے ۔

آپ کے اس ارشاد کی صداقت اسلامی تاریخ کے ہر دور میں نمایاں رہی اور آج بھی روئے زمین کے مختلف ٹکڑوں پر اس کے تابناک اور درخشاں نقوش دیکھے جا سکتے ہیں ۔ دنیا محسوس کر رہی ہے کہ پچھلے دو تین برس سے عالمی پیمانے پر اسلامی بیداری کی ایک لہر چلی ہوئی ہے ۔ لیکن یہ لہر اچانک نہیں ابھری ہے ۔ اس کا ایک مخصوص پس منظر ہے ۔ پچھلی چند صدیوں سے عالم اسلام پر استعماری طاقتوں کا غلبہ شروع ہوا ۔ اور پچاس ساٹھ سال قبل استعمار کا یہ پنجۂ استبداد عالم اسلام کی رگِ گردن تک پہونچ گیا ۔ لیکن عین اسی حالت میں رحمت الٰہی کا ظہور رہا ۔ استعماری طاقتیں آپس میں ٹکرا کر اس درجہ کمزور ہو گئیں کہ چار و ناچار دامن سمیٹ کر اپنے اپنے ملکوں اور جزیروں میں واپس چلی گئیں اور مادی طور پر عالم اسلام آزاد ہو گیا ۔ لیکن استعمار نے اپنے دورِ اقتدار میں جو نظامِ حیات برپا کیا تھا اس کے سانچے میں ایک طبقہ پورے طور پر ڈھل چکا تھا اور ملک کے سیاہ و سفید پر اسی کا تصرف تھا ، اس لیے استعمار کے اثر ڈھلے نہ جاسکے ۔ مسلمان اسلامی حکومت کی آرزو کے ساتھ آزاد ہو کر بھی پُر فریب نعروں کے دلآویز پردے میں

AsliAhleSunnet.com

چھپے ہوئے استعماری نظام کے خونین پنجے میں جکڑے رہے اور اسلام کے نام لیوا زندگی کے میدان سے الگ تھلگ رہے یا رکھے گئے ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ملکی حکمرانوں کے خون آشام کردار کی حقیقت سامنے آتی گئی ۔ واضح طور پر دیکھا گیا کہ حکمران اور ان کے کارندے ، فریب ، دغابازی ، رشوت ، جبر ، ظلم ، استبداد ، کنبہ پروری ، حرام کاری اور آوارگی میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ الا ماشاء اللہ ، ان کے ہاتھوں جان ، مال اور عزت و آبرو خطرے میں ہے ۔ ان کے نظام میں غنڈے اور بدمعاش معزز ہیں ۔ اور پختہ کردار لوگ مجرم اور ذلیل ۔ ان کی عدالت مظلوموں کو جیل بھیجتی اور ظالموں کو نوازتی ہے ۔ وہ خود کروڑوں روپئے غبن کرتے ہیں ، مگر پان اور سگریٹ پر دو چار پیسے زیادہ منافع لینے والوں کو جیل کی ہوا کھلاتے ہیں ۔ گویا مچھر چھانتے اور ہاتھی نگلتے ہیں ۔ ان کے یہاں عدل و انصاف کے سارے پیمانے بدلے ہوئے ہیں اور اخلاق و کردار کا سارا معیار الٹا ہے ۔ اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہوا کہ استعمار کے وارث ملکی حکمرانوں اور ان کے نظام سے نفرت عام ہوتی گئی ۔ اور مفاد پرست ٹولے کے سوا کوئی بھی اس کا ہمدرد نہ رہا ۔

مایوسیوں کی اس تاریکی میں اسلام کی طرف پلٹنے کا احساس تیز ہوا ۔ اور استعمار کے چھوڑے ہوئے ظالمانہ نظام سے نفرت کا جذبہ جرأت رندانہ میں تبدیل ہوتا گیا ۔ اس پر اسلامی مبلغین کی کوششوں نے مہمیز کا کام دیا ، چونکہ وسائل کی ترقی کے سبب دنیا کے فاصلے سمٹ چکے ہیں ۔ اس لیے مسلمانوں کا یہ احساس ملکوں کے جغرافیائی حدود توڑ کر امتِ اسلامیہ کے دل کی دھڑکن بن گیا ، ادھر انتظام اور حکمرانی کی بہترین صلاحیتیں رکھنے والا ایک خاصا بڑا طبقہ بھی اسی احساس کی گود میں پل کر جوان ہو چکا ہے ۔ یہ طبقہ عالم اسلام کے سارے ممالک میں موجود ہے اور اپنے ملک کو آئینی ذرائع سے اسلام کی طرف لیجانے کی تگ و دو کر رہا ہے ۔ عامۃ المسلمین کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں اور ان کے اندر ایمان کی دبی ہوئی چنگاری ، اسلام کی سربلندی کے دن دیکھنے کے شوق میں انھیں تڑپاتی رہتی ہے ۔ اس پس منظر سے یہ حقیقت اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے کہ اسلامی بیداری کی جڑیں گہری اور مضبوط ہیں کیوں کہ اس کا تعلق براہِ راست ایمان سے ہے ۔ کشجرۃ طیبۃ اصلها ثابت وفرعها فی السماء ۔

اسلامی بیداری کی اس لہر کو خدا بیزار طاقتیں پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں ، ان کی نیند حرام ہوتی جا رہی ہے اور وہ اسے دبانے اور کچلنے کے لیے انسانی تاریخ کے نہایت گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کر رہی ہیں ۔

AsliAhleSunnet.com

عالم اسلام کے جن ممالک نے روس سے دوستی اور تعاون کا عہد استوار کر رکھا ہے وہ سر سے پاؤں تک خون میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور جن ممالک نے امریکہ کو اپنا حلیف بنا رکھا ہے وہ ہلاکت خیز تحریکوں اور انسانیت سوز فتنہ و فساد کے سبب درد سے کراہ رہے ہیں، نشانہ دونوں جگہ اسلام پسند طاقتیں ہیں۔ اور نشانہ بنانے والے خود ان ممالک کے حکمراں ہیں۔ ان حکمرانوں کے تصرفات اپنے آقاؤں کی ہدایات پر مبنی ہیں۔ اور منصوبہ سازی صیہونی دماغ نے کی ہے، جو سور اور بندر بنائے جانے والے انسانوں کا وارث ہے، سارے تصرفات اس بات کی کھلی علامت ہیں کہ اسلامی بیداری کے سبب ان طاقتوں کو اپنا یوم الحساب قریب نظر آرہا ہے اور وہ ہیجان و اضطراب کے عالم میں اس لہر کے آگے بندھ باندھنے کے لیے مذبوحی حرکتیں کر رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ طاقتیں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اس بارے میں اگر یہ حتمی طور سے کچھ کہا نہیں جاسکتا لیکن قانونِ قدرت کا تاریخی تسلسل بتلاتا ہے کہ اب اسلامی عمل کو ظہور و نمود سے روکنا سخت مشکل ہے ؎

تقدیرِ امم کیا ہے کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

عالم اسلام کے گہوارے میں ایک صالح انقلاب مچل رہا ہے اور آج اس کی وہی کیفیت ہے جو قرآن کی ان آیتوں میں بیان کی گئی ہے۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ یعنی فرعون سر زمین مصر میں خود سر ہوا اور اس کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا، ان میں سے ایک گروہ کو وہ کچل رہا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرڈالتا تھا اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ وہ مفسدین میں سے تھا۔ اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ زمین میں کچلے جا رہے ہیں ان پر احسان کریں۔ انھیں سربراہ بنائیں اور انھیں کو وارث ٹھہرائیں، انھیں زمین پر فرماں روائی کی طاقت دیں۔ اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکر کو ان (کمزوروں) کی طرف سے وہ چیز دکھلا دیں جس کا انھیں ڈر تھا۔

عالم اسلام کی اس ہلتی جلتی کیفیت سے یہ توقع بندھتی ہے کہ ایک صالح تبدیلی آکر رہے گی۔ لیکن یاد رہے

(باقی صفحہ ۵۶ پر ملاحظہ کیجیے)

AsliAhleSunnet.com

آیات و انوار

قرآن میں مشرکین و منافقین سے مخاصمہ

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ

قرآن مجید میں چار گمراہ فرقوں۔ یہود، نصاری، مشرکین اور منافقین کے ساتھ بحث و بحث کی گئی ہے۔ اس بحث و بحث کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے باطل عقیدے بیان کرکے اور الفاظ و عبارت میں اس کی تصریح کرکے اس عقیدے اور اس کی شناعت پر نکیر کی گئی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ان فرقوں کے شبہات بیان کرکے اسے برہانی یا خطابی دلائل سے رد کیا گیا ہے۔ (پیش نظر مضمون میں مشرکین اور منافقین کے ساتھ قرآن کی بحث و بحث کا اجمالی خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔)

مشرکین اپنے آپ کو حنفاء کہتے تھے اور دین ابراہیمی پر قائم ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ اور حنیف اسے کہتے ہیں جو دین ابراہیمی پر ہو اور اس ملت کے شعار کو اپنائے ہوئے ہو اور ملت ابراہیمی کا شعار یہ ہے۔ خانہ کعبہ کا حج، نماز میں اس کا استقبال، جنابت کا غسل، ختنہ، جملہ خصال فطرت، حرام مہینوں کی تحریم، مسجد حرام کی تعظیم، نسبی اور رضاعی تعلق کی بنا پر جن عورتوں سے نکاح حرام ٹھہرایا گیا ہے، ان کی تحریم، حلق میں ذبح اور لبہ میں نحر، اور تقرب الٰہی کے لیے ذبح اور نحر، بالخصوص حج کے دنوں میں۔ اصل ملت میں وضو، نماز، طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ، یتیموں اور مسکینوں پر صدقہ، حق کے مصائب پر اعانت اور صلہ رحمی مشروع تھی اور ان چیزوں پر اپنے آپ کو قابل تعریف سمجھنا ان کے درمیان رائج تھا۔ البتہ جمہور مشرکین اسے چھوڑ چکے تھے اور یہ سب کام ان کے درمیان نہ ہونے کے برابر تھے۔ قتل، چوری، زنا، سود اور غصب کی حرمت بھی اصل ملت میں ثابت تھی اور ان کے ارتکاب پر فی الجملہ نکیر بھی ہوتی تھی، لیکن جمہور مشرکین نفس امارہ کی پیروی میں اس کا

AsliAhleSunnet.com

ارتکاب کرتے رہتے تھے۔

یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے، وہی آسمان وزمین کا خالق اور بڑے بڑے حوادث کا مدبر ہے، پیغمبروں کو بھیجنے اور بندوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا دینے پر قدرت رکھتا ہے۔ بڑے بڑے حوادث کو اسی نے مقدر کیا ہے، اور ان کے وقوع میں آنے سے پہلے ان پر قادر ہے۔ فرشتے خدا کے مقرب بندے اور تعظیم کے مستحق ہیں یہ سب مشرکین کے درمیان ثابت تھے، اور ان کے اشعار (ان پر) دلالت کرتے ہیں۔ لیکن جمہور مشرکین نے ان امور کو بعید سمجھ کر اور ان کے ادراک سے مانوس نہ ہونے کے سبب ان میں بہت سے شبہات پیدا کر ڈالے تھے۔ ان کی گمراہی یہ تھی۔ شرک، تشبیہ، تحریف، آخرت کا انکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بعید سمجھنا، کھلم کھلا برے اعمال کا ارتکاب، آپس میں ایک دوسرے پر ظلم، فاسد رسموں کی ایجاد اور عبادات کا خاتمہ۔

شرک یہ ہے کہ غیر اللہ کے لیے وہ صفات ثابت کی جائیں جو خدا کے لیے مخصوص ہیں، جیسے کسی شخص کے لیے اس کائنات میں ایسے ارادہ کے ساتھ تصرف کرنا ثابت کریں جسے کن فیکون سے تعبیر کرتے ہیں، یا کسی کے لیے ذاتی علم ثابت کریں، جو اس کی محنت، عقلی دلیل، حواس کے اندر کیے گئے الہام اور اس جیسے ذرائع کے بغیر حاصل ہوتا ہے۔ یا جیسے کسی شخص میں مریض کے لیے شفا ایجاد کرنے کی صفت مانیں۔ یا کسی میں یہ صفت مانیں کہ جس پر وہ لعنت کردے یا جس سے وہ ناخوش ہو جائے وہ اس کی ناخوشی کے سبب تنگدست یا بیمار و بدبخت ہو جائے گا۔ اور جس پر رحمت بھیجدے وہ اس رحمت کے سبب خوشحال، صحت مند اور نیک بخت ہو جائے گا۔

یہ مشرکین جواہر کو پیدا کرنے اور بڑے بڑے امور کی تدبیر کرنے (نظام چلانے) میں کسی بھی شخص کو خدا کا شریک نہیں مانتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جب خدا تعالیٰ کسی کام کو کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کسی بھی شخص میں اس کو رد کرنے کی قدرت نہیں۔ ان کا شرک چند خاص باتوں میں صرف بعض بندوں کے ساتھ تھا، یہ سمجھتے تھے کہ جس طرح ایک زبردست بادشاہ اپنے خاص غلاموں کو ملک کے مختلف اطراف میں بھیجدیتا ہے اور جب تک بادشاہ کا صریح حکم صادر نہ ہو انھیں جزوی امور میں خود مختار اور متصرف بنا دیتا ہے اور خود ان غلاموں کے جزوی امور کی تدبیر انجام نہیں دیتا اور سارے غلاموں کو ایک قہرمان کے حوالے کر دیتا ہے اور ان کے خدام اور متوسلین کے سلسلہ میں قہرمان کی سفارش قبول کرتا ہے، اسی طرح بادشاہ مطلق جل مجدہ (یعنی اللہ تعالیٰ) نے بعض بندوں کو الوہیت کی خلعت عطا کر رکھی ہے اور ان کی خوشی وناراضگی تمام بندوں کے سلسلہ میں اثر انداز ہوتی ہے۔

AsliAhleSunnet.com

اس لیے مشرکین ان خاص بندوں کا تقرب ضروری سمجھتے تھے تاکہ بادشاہ مطلق (یعنی خدا) کے نزدیک قبول ہونے کے لائق ہو سکیں اور مختلف کاموں کے سلسلہ میں ان کے لیے کی گئی شفاعت پذیرائی کا درجہ حاصل کر سکے۔ ان باتوں کو ملحوظ رکھ کر مشرکین ان بندوں کی طرف رخ کر کے سجدہ کرتے تھے۔ ان کے لیے جانور ذبح کرتے تھے، ان کے نام کی قسم کھاتے تھے، اور ضروری کاموں میں ان سے کن فیکون والی قدرت کے ذریعہ مدد کی درخواست کرتے تھے۔ اور پتھر پیتل اور اس طرح کی چیزوں کا ڈھانچہ تیار کر کے ان کی روحوں کی طرف توجہ کا قبلہ بناتے تھے۔ رفتہ رفتہ جاہلوں نے ان پتھروں کو بذات خود معبود سمجھ لیا۔ اور خلطِ عظیم کو راستہ مل گیا۔

تشبیہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے بشری صفات ثابت کی جائیں چنانچہ مشرکین کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، یہ بھی کہتے تھے کہ اللہ اپنے بندوں کی سفارش قبول کرتا ہے، اگرچہ راضی نہ ہو۔ جیسے کہ بادشاہ بڑے بڑے امراء کے تعلق سے کبھی کبھی ایسا کرتے ہیں اور علم اور سمع و بصر جو جناب الوہیت کے شایان شان ہے، جب ان کے ذہنوں میں پہونچا تو انھوں نے اپنے علم اور سمع و بصر پر قیاس کیا، خدا کے لیے جسم اور مکان ثابت کرنے کی غلطی میں جا پڑے۔

تحریف کا بیان یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل اپنے دادا بزرگوار کی شریعت پر تھی یہاں تک کہ عمرو بن لحی لعنۃ اللہ علیہ پیدا ہوا، اس نے ان کے لیے بت بنائے اور ان کی عبادت مشروع کی اور ان کے نام پر مختلف قسم کے نرو مادہ جانور (جنھیں وصیلہ بحیرہ، سائبہ اور حامی کہا جاتا تھا، ان جانوروں کو چھوڑنے) پالنے کے تیروں سے قسمت معلوم کرنے اور اسی طرح کے اور کام کرنے کا طریقہ ایجاد کیا، یہ حادثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تقریباً تین سو سال پہلے وقوع میں آیا۔ ان ہی میں سے ایک کام اس باب میں یہ بھی تھا کہ اپنے باپ دادا کے طور طریق کو مضبوطی سے پکڑے رہتے تھے۔ اور اسے ایک قطعی حجت سمجھتے تھے۔

حشر و نشر کا بیان پچھلے انبیاء نے اگرچہ کر دیا تھا، لیکن اس شرح و بسط کے ساتھ نہیں جو قرآن میں مذکور ہے، اسی لیے جمہور مشرکین اس پر مطلع نہ ہو سکے اور اسے بعید سمجھا۔

مشرکین کی یہ جماعت اگرچہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی نبوت بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی نبوت کا اقرار کرتی تھی، لیکن بشری صفات جو انبیاء کے جمال و کمال کا حجاب ہیں ان مشرکین کے لیے باعث تشویش ہوئیں اور وہ اس تدبیر الٰہی کو نہ پہچان سکے جو انبیاء کی بعثت کی مقتضی تھی، کیوں کہ وہ اس بات سے مانوس تھے کہ رسول کو اپنے بھیجنے والے کے مثل ہونا چاہیے اس لیے رسالت کو بعید سمجھا اور اس باب میں واہیات اور ناقابل سماعت قسم کے شبہات پیش کیے، مثلاً یہ کہ جو شخص کھانے پینے کا

AsliAhleSunnet.com

کا ضرورت مند ہو وہ ہی کیوں کر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتے کیوں نہیں بھیجتا، اور کیوں ہر ہر آدمی پر وحی نہیں اتارتا۔ اور اسی ڈھنگ کے سوالات

اگر تم مشرکین کے حالات کی تصویر دیکھنا چاہو اور ان کے عقائد و اعمال سے واقف ہونا چاہو تو ہمارے زمانے کے حرفت باز خصوصاً جو دارالاسلام کے اطراف میں رہتے ہیں ان کے حالات ملاحظہ کر لو کہ یہ لوگ ولایت کو کیا سمجھتے ہیں، یہ پچھلے اولیاء کی ولایت کا اقرار کرنے کے باوجود اس زمانہ میں اولیاء کے وجود کو محال سمجھتے ہیں، قبروں اور آستانوں پر جاتے ہیں اور مختلف قسم کے شرک کا ارتکاب کرتے ہیں، دیکھو کہ تشبیہ و تحریف نے کس طرح ان کے اندر راستہ پالیا ہے اور حدیث صحیح لتتبعن سنن من کان قبلکم (تم لوگ اپنے پہلے والوں کے طور طریق پر چلو گے۔) کے مطابق ان آفات میں سے ایک بھی ایسی نہیں ہے جس پر آج ایک قوم کاربند نہ ہو اور جس کے مثل کا اعتقاد نہ رکھتی ہو۔ اعاذنا اللہ من ذلک

حاصل یہ کہ خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب کے درمیان مبعوث فرمایا، اور آپ کو ملت حنیفیہ قائم کرنے کا حکم فرمایا۔ اور قرآن مجید میں ان کے ساتھ مخاصمہ کیا، اور مخاصمہ میں خود ان کے مسلمات سے جو کہ ملت حنیفیہ کا بقایا تھی تمسک کیا، تاکہ خود انھیں کی بات سے انھیں منوایا جاسکے پس اشراک کا جواب اور دلیل طلب کرنے اور باپ دادا کی تقلید کے تمسک کو توڑنے کی شکل میں ہے، ثانیاً یہ ہے کہ یہ بندے خدائے تبارک و تعالیٰ کے برابر نہیں ہیں۔ اور انتہائی درجہ کی تعظیم کا استحقاق خدائے تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، ان بندوں کے لیے نہیں ہے۔ ثالثاً یہ ہے کہ اس مسئلہ پر تمام انبیاء کا اجماع ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (ہم نے آپ سے پہلے جس کسی پیغمبر کو بھیجا اس کے پاس یہ وحی ضرور کی کہ میرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اس لیے میری ہی عبادت کرو۔) — رابعاً یہ کہ بتوں کی عبادت کی برائی بیان کی اور بتایا کہ پتھر تو انسانی کمالات کے درجہ سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ بھلا الوہیت کے مرتبہ کا کیا سوال؟۔ یہ جواب ان لوگوں کے لیے بیان کیا گیا ہے جو بتوں کو لذاتہ معبود سمجھتے تھے۔

تشبیہ کے جواب میں بھی اولاً دلیل طلب کی گئی، اور باپ دادا کی تقلید سے تمسک کو توڑا گیا، ثانیاً یہ بتایا گیا کہ باپ اور اولاد کا ایک ہی جنس سے ہونا ضروری ہے اور یہ بات یہاں مفقود ہے۔ ثالثاً یہ بیان کیا گیا کہ جو چیز اپنے نزدیک خود ناگوار اور قابل مذمت ہے اسے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا کتنی بری بات ہے۔ اَلِرَبِّكُمُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ۔ (کیا تمھارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور تمھارے لیے بیٹے؟۔) — یہ جواب ان قوموں کے لیے بیان کیا گیا ہے۔ جو

AsliAhleSunnet.com

منشاء از توہمات وشہوات کے خوگر تھے۔ اور ان مشرکین کی اکثریت اسی قسم کی تھی۔

تحریف کا جواب یہ ہے کہ یہ (تحریف) بات ملت کے ائمہ سے منقول نہیں ہے اور یہ کہ یہ سب ایسے لوگوں کی ایجاد و اختراع ہے جو معصوم نہیں تھے۔

حشر ونشر کو بعید سمجھنے کا جواب اولاً یہ دیا کہ زمین کو زندہ کرنے پر قیاس کریں اور قیاس کا دارو مدار جس بات پر ہے اس کی تنقیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر چیز کو شامل ہے اور (ختم شدہ چیز کو) دوبارہ پلٹانا ممکن ہے، ثانیاً یہ ہے کہ اس (حشر ونشر) کی خبر دینے میں کتب الٰہیہ کے ماننے والوں کا اتفاق بیان کیا ہے۔

رسالت کو بعید سمجھنے کا جواب اولاً یہ دیا ہے کہ پچھلے انبیاء میں بھی رسالت کا وجود ہے۔ وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیھم ویقول الذین کفروا لست مرسلا، قل کفی باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب۔ آپ سے پہلے ہم نے انسانوں ہی کو رسول بنایا جن کے پاس ہم وحی بھیجتے تھے۔ کافرین کہتے ہیں کہ آپ پیغمبر نہیں۔ کہدو! اللہ میرے اور تمھارے درمیان گواہی کے لیے کافی ہے اور وہ لوگ (کافی ہیں) جن کے پاس کتاب کا علم ہے۔ ثانیاً اس استبعاد کو اس بیان کے ذریعہ دفع کیا ہے کہ یہاں رسالت کا مطلب وحی ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ آپ کہدیں میں تمھارے جیسا ہی بشر ہوں (البتہ) میرے پاس وحی بھیجی جاتی ہے، اور وحی کی تفسیر ایسی کی ہے جو محال نہیں ہے۔ یعنی وما کان لبشر ان یکلمه اللہ الا یہ کسی بشر کے لیے یہ بات نہیں ہے کہ اللہ اس سے کلام کرے۔ مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردہ کے پیچھے سے، یا کسی پیغام لیجانے والے کو بھیجے جو اللہ کے اذن سے جو کچھ اللہ چاہے اسے وحی کردے۔

ثالثاً یہ بیان کیا ہے کہ یہ مشرکین جن معجزات کی فرمائش کرتے ہیں، ان کا ظاہر نہ ہونا یا جس شخص کی پیغمبری چاہتے ہیں، اس شخص کو معین کرنے میں حق تعالیٰ کی طرف سے ان کی موافقت نہ کرنا۔ یا فرشتے کو پیغمبر نہ بنانا یا ہر شخص کے پاس وحی نہ بھیجنا، ایسی کلی مصلحت پر مبنی ہے کہ مشرکین کا علم اسے سمجھنے سے قاصر ہے، چوں کہ جن لوگوں کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے، ان میں اکثریت مشرکین کی تھی۔ اس لیے اس مضمون کو بہت سی صورتوں میں متعدد پیرائے میں بڑی بلیغ تاکیدات کے ساتھ ثبت فرمایا ہے اور بار بار اس کو دہرانے سے گریز نہیں کیا ہے اور حکیم مطلق کا خطاب ان جاہلوں کے تعلق سے ایسا ہی ہونا بھی چاہیے تھا اور ان بے عقلوں کے مقابل میں اسی تاکید کے ساتھ بات کہنی بھی چاہیے تھی۔ ذلك تقدیر العزیز العلیم۔

AsliAhleSunnet.com

جہاں تک منافقین کا تعلق ہے تو یہ دو قسم کے تھے، ایک وہ لوگ تھے جنھوں نے زبان سے کلمۂ اسلام کہہ لیا لیکن ان کے دل میں خالص کفر و انکار پختگی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اللہ کا ارشاد انھیں کے حق میں وارد ہے کہ: فی الدرک[1] الاسفل من النار - یہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔ دوسرے لوگ تھے جو اسلام میں کمزور طور پر داخل ہوئے تھے، مثلاً وہ اپنی قوم کی عادات پر چلنے کے عادی تھے۔ اگر قوم مسلمان ہے تو یہ بھی مسلمان ہیں، اور اگر قوم کافر ہے تو یہ بھی کافر ہیں۔ اسی طرح دنیا کی حقیر و ذلیل لذتوں کے چکر نے ان کے دلوں پر ایسا ہجوم کر رکھا تھا کہ خدا کی محبت اور رسول کی محبت کے لیے کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھی، یا حرص و حسد یا کینہ و کپٹ نے ان کے دل پر قبضہ اس طرح کر لیا تھا کہ مناجات کی چاشنی اور عبادات کی برکتوں کے لیے ان کے دل میں کوئی جگہ نہیں بچی تھی۔ اسی طرح معاشی مشغولیتوں نے ایسی دلچسپی پیدا کر دی تھی کہ آخرت کا اہتمام اور اس کی توقع رکھنے اور اس کی فکر میں پڑنے کی فرصت ہی نہ رہی۔ اسی طرح حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے سلسلہ میں واہیات قسم کے خیالات اور لچر شبہے ان کے دلوں میں گزرتے تھے۔ تاہم اس مرحلہ کو نہیں پہونچے تھے کہ اسلام کا قلادہ نکال پھینکا ہو اور اس سے مکمل طور پر باہر نکل گئے ہوں، ان شکوک کی پیدائش کا سبب یہ تھا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بشری احکام جاری تھے اور ملت اسلامیہ کا ظہور ممالک کے اطراف پر بادشاہوں کے غلبے کی صورت میں ہوا تھا۔ اسی طرح یہ لوگ اپنے خاندان اور قبیلے کی محبت اس حد تک رکھتے تھے۔ ان کی نصرت اور تقویت و تائید میں سعی بلیغ کرتے تھے۔ اگرچہ یہ اہل اسلام کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اس کے مقابل میں اسلام کا کام سست کرتے تھے۔ یہ قسم نفاق عمل اور نفاق اخلاق کہلاتی ہے۔

پہلی قسم کا نفاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جانا نہیں جا سکتا کیوں کہ یہ علم غیب کے قبیل سے ہے۔ دل میں چھپی ہوئی بات جانی نہیں جا سکتی۔ دوسری قسم کا نفاق کثیر الوقوع ہے، خاص طور پر ہمارے زمانہ میں اور اسی نفاق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حدیث میں یہ وارد ہے۔ ثلاث من کن فیہ کان منافقا خالصا[2]، اذا حدث کذب واذا وعد اخلف، واذا خاصم فجر - اور ھم المنافق بطنہ وھم المؤمن فرسہ وغیرہ وغیرہ۔ یعنی منافق کی نشانیاں تین ہیں، جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے خلاف ورزی کرے

---

[2] یہاں حدیث کے الفاظ میں شاہ صاحب سے تسامح اور اختلاط ہو گیا ہے۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:- آیۃ المنافق ثلاث، اور ایک دوسری حدیث کے الفاظ یوں ہیں۔ اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا

AsliAhleSunnet.com

اور جب جھگڑا کرے برا بھلا بکے ۔ ۔ اور منافق کو پیٹ کا چکر رہتا ہے۔ اور مومن کو گھوڑے (یعنی جہاد) کا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال و اخلاق کو قرآن عظیم میں واضح فرمایا ہے اور ان دو گروہ کے حالات کے بارے میں بہت کچھ بیان فرمایا ہے تاکہ ساری امت اس سے پرہیز کرے ۔ اگر تم منافقوں کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو امیروں (حکمرانوں) کی مجلس میں چلے جاؤ اور ان کے مصاحبوں کو دیکھو کہ کس طرح ان کی مرضی کو شارع کی مرضی پر ترجیح دیتے ہیں۔ انصاف کی رو سے ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بلا واسطہ سنا اور نفاق اختیار کیا، اور جو آج کے دور میں پیدا ہوئے اور شارع کا حکم یقینی طور پر جان لینے کے بعد اس کے خلاف قدم اٹھانے کو ترجیح دی۔

علی ہذا القیاس معقولات کے ماہرین کی ایک جماعت بھی بہت سے تہمات رکھتی ہے اور آخرت کو نسیاً منسیاً کیے ہوئے ہے یہ بھی ان ہی (منافقین) کا ایک نمونہ ہے

خلاصہ یہ کہ جب تم قرآن پڑھو تو یہ نہ سمجھو کہ اس کا خطاب ایک ایسی قوم سے تھا جو پہلے تھی پھر گزر گئی ۔ بلکہ حدیث ۔ لتتبعن سنن من کان قبلکم ۔ (تم اپنے پہلوں کے نقش قدم پر چلو گے ۔) کے مطابق کوئی بلا نہ تھی مگر اس کا نمونہ آج موجود ہے، پس اصل مقصود ان مقاصد کلیہ کا بیان ہے ۔ نہ کہ وہ خصوصی حکایات ۔ یہی کچھ ہے جو اس کتاب میں ان گمراہ فرقوں کے عقائد کے بیان اور ان کے جواب کی تقریر کے متعلق میسر ہوا، اور یہ آیات مخاصمہ کے معانی کو سمجھنے کے لیے انشاء اللہ کافی ہوگا۔ ●●●

بقیہ : پروفیسر محمد یامین سے انٹرویو

کیے ہوئے ہیں، عوام مکمل طور پر ان سے مطمئن ہیں اور ان پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں ۔ نام نہاد جمہوریت کے نعرے پیے ہوئے سیاستدانوں کا کھوکھلا شور ہے ۔ جس کی جڑیں عوام سے وابستہ نہیں ہیں ۔ البتہ یہ افسوسناک منظر سامنے آیا ہے کہ کل تک جو جماعتیں اسلام کی رٹ لگاتے لگاتے اپنا گلا خشک کر رہی تھیں ۔ آج جب اسلام کے لیے کام شروع ہوا ہے تو وہی جماعتیں اسلام کے بجائے جمہوریت کا نعرہ لگا رہی ہیں اور اس سلسلے میں اپنے سب سے بڑے حریف پیپلز پارٹی کے شانہ بشانہ کھڑی ہیں ۔ اس حرکت سے خود ان کی اسلام پسندی کی حقیقت عوام پر کھل کر آ چکی ہے اور اسلام کے نام پر ان کی ابن الوقتی سے عوام سخت بیزار ہیں ۔ ●●●

AsliAhleSunnet.com

منہاج نبوت

۱۹ جنازے ایک ساتھ

کچھ عرصہ قبل ایک بزرگ کی خدمت میں ایک استفتار آیا جس میں ایک المناک حادثہ درج تھا۔ ایک مقام پر ایک ڈاکٹر صاحب تھے، خاصے دیندار، پرہیزگار، ایماندار اور باوقار۔ کنبہ بڑا تھا، اٹھارہ افراد کی کفالت تنہا ان کے ذمہ تھی ساری آمدنی خوراک اور لباس کی نذر ہوجاتی تھی، لڑکی جوان ہوگئی مگر بھاری جہیز کے بغیر کوئی قبول کرنے کو تیار نہ تھا، اور ڈاکٹر صاحب اس کے انتظام سے معذور تھے، وقت گزرتا گیا اور لڑکی کا کسی سے ناجائز تعلق ہوگیا، پھر حمل ٹھہرا اور ناجائز بچہ پیدا ہوگیا، ڈاکٹر صاحب پہلے سے بے خبر تھے اچانک یہ المناک صورتحال پیش آگئی، آدمی غیرت مند اور حیادار تھے، پورے کنبے کو زہر کھلا کر خود بھی زہر کھا لیا اور چند گھنٹوں میں پورا کنبہ صاف ہوگیا۔

یہ خطرناک ناسور ہے

مسلم سماج میں تلک کے انداز پر بھاری جہیز کے لین دین کی جو رسم چل پڑی ہے، اس کے سنگین المناک اور ہولناک نتائج کی یہ ایک معمولی سی جھلک ہے۔ اس رسم بد نے ملت کی کتنی ہی بہنوں کو شادی سے مسلسل محروم رکھ کر حرامکاری کی راہ پر ڈال دیا ہے، اور پیشہ ور آبرو باختہ بنا دیا ہے کتنے ہی افراد اس مشکل سے نجات پانے کے لیے خودکشی کر چکے ہیں، اور اس المناک حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ اس رسم بد کے سبب کئی مسلم لڑکیاں غیر مسلموں کے ساتھ جاچکی ہیں، جہیز کا مسئلہ مسلم سماج کے لیے ناسور بنتا جارہا ہے اور اس ناسور سے اسی طرح کے فاسد مادے رس رس کر خارج ہوتے رہیں گے۔

یہ بیڑی ہم نے خود پہنی ہے

دنیا جانتی ہے کہ یہ بیڑی مسلمانوں نے خود پہنی ہے، شریعت نے اس کا حکم نہیں دیا ہے بلکہ ہمارے محسن اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی ساری بیڑیاں کاٹ دی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ۔

(بیہقی فی شعب الایمان بمشکوٰۃ ص ۲۶۸)

AsliAhleSunnet.com

یعنی سب سے عظیم برکت والا نکاح وہ ہے جس میں سب سے کم خرچ کیا جائے۔ آپ کا یہ نہایت جامع ارشاد ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ جو شادیاں سادگی کے ساتھ کی جاتی ہیں وہ زیادہ کامیاب، پائدار اور سعادت سے بھرپور ہوتی ہیں، اور جن میں اخراجات کی کثرت ہوتی ہے ان میں عموماً کھوکھلا پن ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے ۔ اور بالکل بجا کہا جاتا ہے — کہ جہاں شادیاں مہنگی ہوتی ہیں وہاں حرام کاری سستی ہوتی ہے۔ اور جہاں شادیاں سستی ہوتی ہیں وہاں حرامکاری مہنگی ہوتی ہے۔

یہ بھی عزّت دار تھے

شادیوں میں خرچ کی بھرمار کچھ لوگ تو اس لیے کرتے ہیں تاکہ ان کی "عزت" کا مظاہرہ اور "بڑائی" کی نمائش ہو۔ اور زیادہ تر لوگ اس لیے کرتے ہیں کہ کچھ "عزت داروں" نے "عزت" کا جو معیار قائم کر دیا ہے اگر اسے چھونے کی کوشش نہ کی گئی تو سماج کا "تھوک" سہنا پڑے گا۔ سارے لوگوں کی نگاہوں سے گر جائیں گے۔ مگر انھیں سوچنا چاہیے کہ کیا اس کائنات میں کوئی مخلوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر باعزت ہو سکتی ہے، اور انبیاء کے علاوہ انسانوں کا کوئی گروہ آپ کے صحابۂ کرام سے بڑھ کر غیرت مند ہو سکتا ہے؟ انھوں نے تو سادگی میں کوئی رسوائی محسوس نہ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں کی شادیاں نہایت معمولی مہر یعنی پانچ سو درہم پر کی اور یہی مہر بالعموم اپنی ازواجِ مطہرات کے لیے بھی رکھا۔ بعض صحابہ کی شادیوں میں صرف لوہے کی انگوٹھی مہر کے لیے طلب کی وہ بھی نہ ملی تو قرآن کی کچھ سورتیں یاد کرانے ہی کو مہر ٹھہرا کر نکاح کر دیا۔ آپ نے حضرت صفیہ سے شادی کی تو ولیمہ کے لیے دسترخوان پر کھجور پنیر وغیرہ جو تھوڑا بہت تھا رکھ دیا۔ اور جو لوگ موجود تھے انھوں نے دو دو چار چار لقمے اٹھا لیے۔ سب سے بڑا ولیمہ آپ نے حضرت زینب کی شادی میں کیا جس کی کل مقدار یہ تھی کہ ایک بکری ذبح کر کے پکوائی اور شوربا روٹی میں سان دیا، لوگوں نے پیٹ بھر کھا لیا۔ خلاصہ یہ کہ شادی میں مہر، ولیمہ اور دیگر اخراجات اپنی حیثیت دیکھ کر اور اسی دائرے میں رہ کر کیے جانے چاہئیں، اپنی طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھا لینا عزت نہیں بلکہ عزت والوں کی سنت کے خلاف ہے۔

کیا کیا جائے؟

ہمارا تجربہ ہے کہ اخراجات کی بھرمار کو عام طور پر لوگ غلط سمجھتے ہیں اور اس پر اپنے دکھ کا اظہار بھی کرتے ہیں، مگر وقت آنے پر وہ خود بھی یہی غلط کام کرتے ہیں کیوں کہ وہ سماجی رسم و رواج سے بغاوت کی جرأت نہیں رکھتے، اس لیے کیا کیا جانا چاہیے؟ اس سلسلے میں ہمارے سامنے دو تجویزیں ہیں اور تجربے سے دونوں ہی کامیاب

AsliAhleSunnet.com

ثابت ہوئی ہیں۔

(۱) پہلی تجویز یہ ہے کہ شہروں میں چند محلے کے اور دیہاتوں میں قریب قریب کے چند دیہات کے سردار، چودھری، مکھیا، سرپنچ، پردھان، لیڈر اور دوسرے سر برآوردہ حضرات اکٹھا ہوں اور باہم طے کرکے باقاعدہ پختہ اور تاکیدی اعلان کرائیں کہ فلاں فلاں رسم کا خاتمہ کر دیا گیا، اب عوام ان رسموں کو بالکل چھوڑ دیں۔ یہ اعلان بار بار کیا جائے اور اس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کی جائے، ویسے امید یہی ہے کہ اس طرح کے اعلان پر لوگ خود ہی عمل پیرا ہو جائیں گے، کیوں کہ سماج کا بڑا طبقہ مصیبت کا پھندا گلے سے اتارنے کے لیے اپنے بڑوں کی طرف سے اس طرح کے کسی اقدام کا منتظر ہے۔

یاد رکھیے کہ اگر سماجی معاملات میں آپ کو کسی طرح کی سربراہی حاصل ہے اور عوام میں کچھ لوگ آپ کے آگے پیچھے چلتے ہیں تو اس طرح کی اصلاحی کوشش آپ کی نہایت اہم ذمہ داری بن جاتی ہے اور اس سے پہلو تہی پر اللہ تعالیٰ کے پر جلال دربار میں بازپرس اور پکڑ کا سخت خطرہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما من عبد يسترعيه الله رعية فلم يحطها بنصيحة الالم يجد رائحة الجنّة۔ (بخاری، مسلم، عن معقل بن یسار مشکوٰۃ صہ ۳۲۱) یعنی کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کا نگہبان بنادے، پھر وہ ان کی بھرپور خیر خواہی کا کام نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ (جنت میں جانا تو درکنار)

دوسری تجویز ایک تجربے کی رہین منت ہے۔ ہمارے کچھ دوست سال میں ایک بار اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے ایک بڑے پیمانے کا جلسہ کرتے ہیں اور اس میں ایک پروگرام مثالی شادیوں کا بھی رکھتے ہیں۔ یہ شادیاں جلسہ میں آئے ہوئے مجمع کے سامنے انتہائی سادگی کے ساتھ کی جاتی ہیں پھر بہت ہی معمولی اور مختصر خرچ پر اگلے سارے مراحل نمٹ جاتے ہیں۔ جب پہلے پہل یہ کوشش شروع ہوئی تو منتظمین کی حمایت اور پشت پناہی پاکر ابتداءً چند غریبوں نے جرأت کی۔ مگر اب اس کا دائرہ خاصا پھیل گیا ہے۔

آپ کو یہ سن کر غالباً خوشی ہوگی کہ یہ کام ملت کے چند حساس نوجوانوں نے شروع کیا ہے کیا ہم توقع رکھیں کہ دوسری جگہ کے نوجوان بھی اس طرح کے مفید قدم اٹھانے کی کوشش اور جرأت کریں گے، تاکہ ملت کو اس خطرناک دلدل سے نکالا جاسکے۔ نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ملت کی الجھنیں ان کے ناخن تدبیر اور حرکت و عمل کی منتظر ہیں اور وہ بھلائی کا جو قدم بھی اٹھائیں گے اس کے اچھے اور مفید ثمرات سے محروم نہ رہیں گے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ ●●●

AsliAhleSunnet.com

احکام و عقائد

تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں

قسط (۲)

علامہ مصلح الدین اعظمی رحمہ اللہ

اولیا، اوران کا تصرف اسلامی عقیدہ ہے یا دین فروش خانقاہوں کا پروپیگنڈہ؟

کہا جاتا ہے کہ اولیاء ریاضت و مجاہدہ سے اس مقام پر پہونچ جاتے ہیں کہ خدا ان کے ہاتھ میں اپنے خصوصی اختیارات تھوڑے بہت سونپ دیتا ہے، اس طرح کائنات میں خدا کی طرح ان کا بھی سکہ چلتا رہتا ہے، ایسی خانقاہیں جہاں بزرگوں کے پختہ مزارات ہوتے ہیں اور ان پر چادریں چڑھا دیے چڑھائے جانے کا سلسلہ قائم ہے، ہزاروں مرد اور عورتیں سالانہ عرس کے نام پر جہاں جمع ہوتی رہتی ہیں، ایسی خانقاہوں کے بدعتی، متولی، مجاور، اور مولوی برابر یہ پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کو تصرف کے اختیارات حاصل ہیں، ان کو خوش کرو اپنی بگڑی بناؤ اور مشکلیں حل کرو، اولاد، تندرستی، دولت کامیابی ان کے دربار سے حاجتمندوں کو برابر تقسیم ہوتی رہتی ہے، صرف نذر و نیاز اچھی چادریں اور قیمتی چڑھاوے چڑھا کر ان کو خوش کر لینا ضروری ہے۔

AsliAhleSunnet.com

ہمارا یہ دعویٰ کتاب وسنت اور عقل و مشاہدہ کی بنیاد پر ہے کہ یہ عقیدہ سراسر غیر اسلامی، مشرکانہ باطل، خلافِ عقل اور خلافِ مشاہدہ ہے۔ اب میں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں نمبروار چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱:۔ اس پر سب متفق ہیں کہ انبیاء کا مقام اولیاء سے بلند تر ہے، کیوں کہ ولایت نبوت کے اتباع سے ملا کرتی ہے۔ قرآن میں بیشمار آیات ایسی ہیں جن سے صاف واضح ہے کہ انبیاء کو کائنات میں تصرف کرنے کا حق نہیں تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کو مشرکین نے آگ میں پھینک دیا، حضرت زکریاؑ چیر دیے گئے، حضرت یحییٰؑ قتل ہوئے، حضورؐ کے دندانِ مبارک خبیث مشرک غنڈوں نے توڑ ڈالے۔ خانہ کعبہ میں نماز کی حالت میں آپ پر گندگی لا دی گئی وغیرہ وغیرہ۔

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت زکریاؑ نے اپنے لیے اولاد خدا سے مانگی۔ حضرت ایوبؑ نے بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لیے خدا کو پکارا۔ حضرت ابراہیمؑ آگ کے جلانے سے صرف خدا کے فضل سے بچے وغیرہ وغیرہ بدر میں حضورؐ ہاتھ پھیلا کر خدا سے مشرکین کے مقابلہ میں مدد مانگتے رہے۔ آپؐ کے بچے کا انتقال ہوا، آپ کو بڑا صدمہ پہونچا، آپ زبان سے کہتے رہے "اے بیٹے ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں۔" صحابہؓ فقر و فاقہ میں مبتلا رہے حضورؐ کا خود یہی حال تھا۔ غرض اس قسم کی باتوں سے قرآن اور حدیث بھرے ہوئے ہیں۔ کیا یہ باتیں اس حقیقت کا ثبوت فراہم نہیں کرتیں کہ کائنات میں تصرف صرف اللہ کرتا ہے؟۔ انبیاء اور اولیاء ان باتوں میں اپنے بلند مقامات کے باوجود خدا کے محتاج ہیں مشاہدہ بھی یہی ہے کہ انبیاء اور اولیاء انھیں چیزوں کے محتاج ہیں جن کے عام انسان محتاج ہوتے ہیں۔ بھوک، پیاس، سردی گرمی، مرنا جینا، بیماری تندرستی، فقر و فاقہ وغیرہ جس طرح عام انسانوں کو لاحق ہوتے ہیں، انبیاء اور اولیاء بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہوتے۔ یہ مشاہدہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کائنات پر صرف ایک ذات وحدہٗ لاشریک کی حکمرانی قائم ہے اور اسی کا سکہ کائنات پر رواں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ان صریح آیات، احادیث اور کھلے ہوئے مشاہدہ کے باوجود، بدبختی مولویوں اور

مزار کے متولیوں کو اولیاء میں تصرف فی الکائنات کی قدرت اور اختیار کے دلائل کہاں سے مل گئے؟
جواب صاف ہے عوام کو دلائل سے بحث نہیں، وہ سریع الاعتقاد، توہم پرست واقع ہوئے ہیں، ایک شخص شور مچا دیتا ہے کہ سڑک کے اس کنارے پر ایک بزرگ دفن ہیں اور وہاں سب کچھ مل سکتا ہے، یہ پروپیگنڈہ لاکھوں جاہل عوام کو وہاں اکٹھا کر دینے کے لئے کافی ہوجاتا ہے، عوام کی اس کمزوری سے بدعتی مولوی مزاروں کے مجاور اور متولی باخبر ہیں، اس لیے بغیر کسی عقلی و نقلی دلیل کے وہ اس کا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ مزاروں کی حاضری اور ان پر نذر و نیاز وغیرہ تمام مصیبتیں دور کرنے کے لیے اور فائدوں کو حاصل کرنے کے لیے آزمودہ اور مجرب نسخہ ہے۔ عوام اس پروپیگنڈہ سے متاثر ہوکر سفر کی مصیبت اور مالی مصارف برداشت کرکے وہاں لاکھوں کی تعداد میں پہونچتے ہیں، اس طرح بزرگوں کے نام پر مزاروں سے وابستہ لوگ، لاکھوں روپے گھر بیٹھے بلا محنت کماتے رہتے ہیں۔ شیطان یہ وسوسہ دلوں میں ڈالتا ہے کہ فلاں کو مزار سے لڑکا ملا، فلاں مقدمہ جیت گیا، فلاں بیمار اچھا ہوگیا۔ سوال یہ ہے کہ وہ کروڑوں آدمی جو اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور مزاروں کی حاضری کو خلافِ شرع اور جہالت سمجھتے رہے، کیا ان کے یہاں اولاد بند ہوگئی؟ وہ سب مقدمات ہار گئے؟ وہ سب بیماری کی حالت میں پڑے رہ گئے۔؟

مسلمان بھائیو! یہ سب شیطان کا وسوسہ اور اس کا فریب ہے، دنیا میں انسان جب سے ہے خدا کی طرف سے یہ سارا نظام قائم ہے اور بزرگوں کی پیدائش سے پہلے بھی یہ سارے کام خدا کے قائم کردہ نظام کے ماتحت انجام پاتے رہے تھے۔ اگر بدعتی مولویوں کو اصرار ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے بزرگوں کے تصرف فی الکائنات کا کرشمہ ہے تو میں ان سے کہوں گا کہ جو کام خدا کر رہا ہے اس کی نسبت بزرگوں کی طرف کرکے عوام کو فریب مت دیجئے، لاکھوں کی چادریں اور کروڑوں کا چڑھاوا چڑھا کر کچھ ایسے کام آپ مزاروں کے بزرگوں سے کرا دیجئے، جو خدا کے مسلمہ آئین و قوانین کے خلاف ہو، مثلاً عورتوں کے حمل کی مدت صرف ایک ہفتہ ہو، درد زہ ختم کر دیا جائے جو عورت مرد بننا چاہے، وہ مرد بنا دی جائے، زہریلے

AsliAhleSunnet.com

جانوروں کا زہر ختم کر دیا جائے، وغیرہ وغیرہ۔

اولیاء کرام نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم کو تصرف فی الکائنات حاصل ہے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جو بڑے پیر کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کی طرف تصرف فی الکائنات کے سیکڑوں قصے من گھڑت منسوب ہیں، مزار پرست مولویوں کی طرف سے عوام کو یہ وظیفے پڑھائے جاتے ہیں۔

امداد کن امداد کن ، از بندِ غم آزاد کن ؛ دردین و دنیا شاد کن، یا شیخ عبدالقادرا!

یہ بھی رٹایا جاتا ہے۔

"للہ یا عبدالقادر"، وہ خود فتوح الغیوب میں لکھتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے: "جب تم سوال کرو اللہ ہی سے کیا کرو، جب مدد چاہو اسی سے چاہو، اگر تمام بندے تمہیں نفع پہونچانا چاہیں جو خدا کو منظور نہیں تو وہ ہرگز نہیں پہونچا سکتے، اسی طرح اگر تمام بندے نقصان پہونچانا چاہیں تو کچھ نہ ہوگا۔" پھر فرماتے ہیں: "جو آدمی اللہ کو چھوڑ کر انسانوں سے مانگتا ہے تو یہ چیز اس کے جہالت اور ضعفِ ایمان کی دلیل ہے۔"

ایک مقام پر بڑے پیر نے فرمایا: "شرک صرف بُت پوجنے کا نام نہیں، خدا کو چھوڑ کر دوسروں سے مانگنا بھی شرک ہے، بُت پوجنا ظاہری شرک ہے، مخلوق پر بھروسہ کرنا، نفع و نقصان میں ان کی طرف دیکھنا باطنی شرک ہے۔ مخلوق کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے، ان میں اور بے جان پتھر میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے پر بھروسہ مت کرو! خالق، مالک، رازق صرف ایک خدا ہے۔"

معین الدین چشتیؒ فرماتے ہیں: "خدا کے سوا کسی دوسرے کی طرف نگاہ نہ اٹھانا حیا ہے۔"

خواجہ نظام الدینؒ فرماتے ہیں: "ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جب اللہ کے سوا دوسرے پر بھروسہ نہ ہو۔"

یہ چند نمونے پیش کیے گئے ہیں۔ اولیاء کرام کی کتابیں ایسی تعلیمات سے بھری ہوئی ہیں۔ مزید وضاحت کے لیے قرآن پاک سے دو ایک باتیں پیش کر رہا ہوں:

AsliAhleSunnet.com

مشرکین انبیاء سے معجزہ مانگتے تھے اللہ نے ان کو یہ جواب سکھایا: مشرکین سے صاف کہہ دو معجزات اللہ کے پاس ہیں، ہمارا کام صرف ڈرانا ہے۔ اگر انبیاء کو تصرف فی الکائنات ذاتی نہ سہی عطائی ہی حاصل ہوتا تو جواب یہ دیا جاتا کہ دو ایک سوالات کیا کرتے ہو، جو جی میں آئے مانگو، میں اپنی تصرف کی عطائی قوتوں سے سب کر دکھاؤں گا۔ اگر انبیاء کے ہاتھ میں قوت ہوتی تو اللہ کا ان سے یہ کہنا کہ کہدو ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں، ایک خلافِ واقعہ بات ہوتی، جس کا خدا اور انبیاء سے تصور ناممکن ہے۔

حضرت موسیٰؑ کو حکم ہوا ہارون کو لے کر فرعون کے پاس جاؤ، تو موسیٰؑ نے کہا کہ مجھے ڈر لگتا ہے، فرعون کہیں مجھ پر چڑھ نہ بیٹھے، اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے موسیٰ! نبوت کے ساتھ ساتھ ہم نے تصرف فی الکائنات کی قوت بھی تم کو دی ہے تم اس سے فرعون کا کچومر نکال ڈالنا۔ بلکہ اللہ نے یہ فرمایا موسیٰ جاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہوں۔

غرض کتاب و سنت، صوفیاء کرام کے ارشادات، اس باب میں بالکل صاف ہیں کہ ساری قوتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جو لے گا وہاں سے لے گا لیکن اتنی واضح اور صاف حقیقت کے باوجود بدعتی علماء مزاروں کے مجاور اور متولی صرف اپنی دوکانداری قائم رکھنے اور فروغ دینے کے لیے ایسے پُر فریب پروپیگنڈے عوام میں کرتے رہتے ہیں۔

ولایت و درویشی کی مجرب کسوٹی

میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ سنت کے مطابق تزکیہ کر کے امت میں بڑے اعلیٰ مرتبے کے اولیاء اور درویش پیدا ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنی خدائی منوانے کے بجائے خدا کی خدائی منوانے میں اپنی زندگی صرف کی، انھوں نے کبھی یہ نہیں کہا: ہم سے مانگو ہم تمھاری جھولیاں بھر دیں گے، ہمیں تصرف فی الکائنات عطائی حاصل ہے، ہم تمھاری حاجتیں پوری کر سکتے ہیں، لیکن ان کے بالمقابل عیار، مکار، شکم پرور ایسے

AsliAhleSunnet.com

لوگ بھی ہر دور میں موجود رہے ہیں، جو درویش نہیں تھے لیکن شکل وصورت اور لباس وپوشاک انھوں نے درویشوں کا اختیار کرلیا اور جاہل عوام سے اپنے کھانے پینے کا بندوبست کراتے رہے۔

اہل اللہ جو گزرے ہیں ان کی زندگی سادگی سے گزری، انھوں نے نہ اپنے لیے کوٹھیاں اور مکانات بنائے نہ بڑے بڑے باغات اور جائدادیں خریدیں اور نہ عیش وآرام کے سامان فراہم کیے۔ ان کی خانقاہوں میں لاکھوں روپے آتے جاتے رہتے تھے لیکن وہ غربا ومساکین پر صرف ہوتے تھے۔ اپنے عیش و آرام پر انھوں نے کبھی نہیں خرچ کیا۔ بادشاہوں اور نوابوں اور دولتمندوں سے ہمیشہ دور رہے، ان کا اٹھنا بیٹھنا عوام اور غربا کے ساتھ رہا، انھوں نے کبھی بھی بادشاہوں کے دربار میں حاضری نہیں دی

لیکن نقلی صوفیار اور درویشوں کا حال ان سے بالکل جدا ہے، یہ بجائے عوام کے، نوابوں اور دولتمندوں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اب تو ایسے بھی سجادہ نشین شاہ صاحبان نظر آرہے ہیں جو اسمبلی اور پارلیمنٹ تک پہونچنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لیے میری عوام سے اپیل ہے کہ وہ اس کسوٹی پر پرکھیں اور جو اہل اللہ کی کسوٹی پر پورا اترے اس سے تعلق قائم کریں۔

مولانا ابوالحسنؒ ندوی کے مروجہ تصوفؒ کے متعلق گرانقدر خیالاتؒ

مولانا علی میاں فرماتے ہیں: مذاہب، اخلاقیات، تعلیم وتربیت، اصلاح وتجدید، علوم وفنون سب کی تاریخ میں دو مرحلے بڑے سخت پیش آتے ہیں۔ ایک جبکہ وسائل مقاصد بن جاتے ہیں اور دوسرے جب اصطلاحات حقائق کے لیے حجاب بن جاتی ہیں۔ لیکن وسائل ہوں یا اصطلاحات، مقاصد وحقائق کے لیے ان کا درجہ خادم ومعاون کا ہے، لیکن اس تاریخی حقیقت کا اعتراف کرنا چاہئے کہ ان مقاصد عالیہ کو یہ ابتلاء بار بار پیش آیا ہے کہ وسائل مقاصد بن گئے ہیں اور اصطلاحات نے حقائق پر ایسے دبیز پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ نہ صرف نگاہوں سے اوجھل ہو گئے بلکہ ان سے ان تلخ تجربوں اور غلطیوں کی بنا پر جو

AsliAhleSunnet.com

جو ان اصطلاحات کے علمبرداروں سے سرزد ہوئیں ۔ ایسی شدید غلط فہمیاں پیدا ہوئیں کہ حق جو اور سلیم الفطرت انسانوں کی ایک بڑی تعداد کو ان مقاصد اور حقائق سے ایسی وحشت پیدا ہوگئی کہ ان کو ان مقاصد کے حصول پر آمادہ کرنا ایک نہایت دشوار کام بن گیا ۔ جب ان کے سامنے ان مقاصد کے تحصیل کی ضرورت پر تقریر کی جاتی ہے تو وسائل کے پہاڑ ان کے سامنے آکر کھڑے ہو جاتے ہیں جن کے بارے میں خام وغیر محقق داعیوں نے سخت مبالغہ اور غلو سے کام لیا ہے ۔ تصوف کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے ۔ جہاں تک اس کے مقصد اور حقیقت کا تعلق ہے وہ ایک متفق علیہ حقیقت ہے لیکن اس کو انھیں دو چیزوں نے نقصان پہونچایا ہے، ایک وسائل میں غلو دوسرے اصطلاحات پر غیر ضروری زور ۔ اگر ہمارے اختیار کی بات ہوتی تو ہم اس کو تزکیہ اور احسان کے لفظ سے یاد کرتے اور تصوف کا لفظ ہی استعمال نہ کرتے ۔ محققین فن نے ہمیشہ مقاصد پر زور دیا ہے ، انھوں نے بڑی جرأت سے ان چیزوں کا انکار کیا جو اس کی روح اور مغز سے نہ صرف خارج بلکہ منافی اور مضر ثابت ہوتی ہیں ۔ شیخ عبدالقادر ، شہاب الدین ، مجدد الف ثانی وغیرہ نے قشر ولباب مقصود وغیر مقصود میں وضاحت کے ساتھ امتیاز پر زور دیا ہے اور ان رسوم وعادات کی شدت سے تردید کی جو غیر مسلموں کے اختلاط ، یا صوفیاء کے اثرات سے داخل ہوگئی تھیں ۔ اور ان کو تصوف کا جز سمجھ لیا گیا تھا ۔

شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں : لیکن وہ رسوم جن کا شریعت سے ثبوت نہیں کوئی قیمت نہیں رکھتے ۔

(ص ۱۵۶ ۔ شریعت وطریقت مولانا زکریا صاحب)

جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا زکریا صاحب کے قیمتی خیالات موجودہ تصوف کے متعلق

اس کمی کی تلافی کے لیے بزرگوں نے مجاہدات اور ریاضات ایجاد کیئے ، ایک زمانے تک وہ محض وسائل غیر مقصودہ کے درجہ میں رہے مگر جوں جوں خیر القرون سے بعد ہوتا گیا ان میں مقصودیت کی شان پیدا ہوتی گئی اور وقتاً فوقتاً ان میں اضافہ بھی ہوتا رہا ، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دین میں بے حد بدعات علمی ، عملی اور اعتقادی داخل ہوگئیں

AsliAhleSunnet.com

مگر محققین صوفیا رہے۔ ان خرابیوں کی اصلاحیں بھی کیں، مگر اس کا نتیجہ صرف یہ ہوا کہ بدعات میں کچھ کمی ہوگئی لیکن ازالہ نہ ہو سکا۔ پھر فرمایا: کہ طریق سنت میں بڑی برکت ہے کہ شیطان کو اس میں رہزنی کا موقع بہت کم ملتا ہے۔ چنانچہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ جن امور کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام فرمایا ہے، جیسے نماز باجماعت وغیرہ اگر کوئی سختی کے ساتھ ان کی پابندی کرے اور فرائض و واجبات و سنن مؤکدہ کا پورا اہتمام کرے، نہ تو خود اس کو وسوسہ ہوتا ہے کہ میں کامل اور بزرگ ہوگیا نہ دوسرے اسے ولی اور بزرگ سمجھتے ہیں، لیکن اگر کوئی ان امور کا اہتمام کرے جن کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام نہیں فرمایا، مثلاً چاشت، اشراق، صلوٰۃ اوابین وغیرہ کا پابند ہو تو وہ خود بھی سمجھتا ہے اور دوسرے بھی سمجھتے ہیں کہ اب یہ بزرگ ہوگیا۔

(شریعت و طریقت کا تلازم صہ ۹۴)

اقتباسات کا ماحصل

ہم ذمہ دار عوام کے فائدہ کے لیے اقتباسات کا خلاصہ لکھتے ہیں :۔

۱ :۔ تصوف کی اسلامی سادہ صورت جو خیر القرون میں تھی وہ صوفیانہ موشگافیوں، جدید اصطلاعات اور رموز کے دبیز پردوں میں روپوشں ہوگئی۔ اسلامی تصوف سب کے نزدیک قابلِ قبول ہے لیکن تصوف کا یہ نیا معجون مرکب ان کے لیے وحشت کا سبب ہے، جو کتاب و سنت کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

۲ :۔ تصوف میں علمی، عملی اور اعتقادی گمراہیاں داخل ہوگئیں۔

۳ :۔ عجمی اختلاط اور خام کار صوفیوں نے اسلامی تصوف کی مٹی پلید کر دی۔

مخلصانہ اپیل!

برادرانِ اسلام! اس مختصر مضمون کو بار بار غور سے پڑھیے اور اس دور میں مولانا علی میاں اور

AsliAhleSunnet.com

مولانا زکریا صاحب زید مجدہما جیسے متبع سنت صوفیا ر سے اپیل کیجیے کہ ایک بار پھر وہ اصلاح کے لیے قدم اٹھائیں۔ اب حالات وہ نہیں رہے جو شہاب الدین اور مجدد الف ثانی کے زمانہ میں تھے۔ اب تحریر و تقریر کی قوت سے خرافات کا مٹانا بہت آسان ہو گیا، عوام کو فریب دینے کے لیے کاروباری خانقاہیں خلاف سنت مروجہ طریقوں کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کرتی رہتی ہیں کہ بھائی جیسے جسمانی بیماریوں کے لیے حالات کے لحاظ سے انجکشن اور کیپسول بنائے جارہے ہیں تو روحانی علاج کے لیے اس قسم کے انجکشن و کیپسول کیوں نہ بنائے جائیں، اس کی حقیقت شیطانی وسوسے سے زیادہ نہیں ہے حضورﷺ نے جو روحانی علاج کیا وہ دائمی اور ناقابلِ ترمیم ہے، اچھے صوفیا ر برابر اس کا اعلان کرتے رہے ہیں۔

اتباع سنت کے ساتھ اتباع کی نیت سے پاخانہ جانا خلاف سنت نفلیں پڑھنے سے افضل ہے

(اکابر کا سلوک و احسان ص ۳۳)

اکابر کا سلوک و احسان صفحہ ۳۸ پر سلوک کے بہت سے موانع لکھے ہیں، لیکن سب سے بڑا مانع مخالفت سنت کو لکھا ہے، لہذا سلوک کے راہیوں کو اپنی محنت کارآمد کرنے کے لیے اتباعِ سنت ضروری ہے۔

●●●

محدّث کا اگلا شمارہ (بابت مئی ۰۲)

انشاء اللہ ایک تاریخی دستاویز ہوگا

مئی کے مہینے میں مشہد بالاکوٹ کا حادثہ دلفگار پیش آیا تھا ——— اور اسی مہینے میں مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان آخری خدائی فیصلہ ہوا تھا۔

ان دونوں موضوعات پر خصوصی فیچر ملاحظہ فرمائیے۔

خریداران محدّث کو خوشخبری

آپ حضرات کی خدمت میں جلد ہی حسب ذیل دو کتابیں مفت ارسال کی جائیں گی۔

(۱) سلفی دعوت کے علمی اصول

(۲) سلفی دعوت اور ائمہ اربعہ

دیگر شائقین بھی ۲۵ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کر سکتے ہیں، انشاءاللہ آئندہ بھی اس قسم کے مزید کتابچے مفت دیے جائیں گے

AsliAhleSunnet.com

پیامِ کعبہ

خطبۂ حرم

تقریبات میں فضول خرچی

امام حرم محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ

خطبہ جمعہ بتاریخ ۳ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

الحمد للہ المنعم المتفضل، یعطی ویمنع یخفض ویرفع، بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر، احمدہ سبحانہ علی نعمہ الغزار، واشکرہ علی جودہ المدار، واسألہ الاعانۃ علی شکرہ وذکرہ، واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ المصطفی المختار، اللھم صل وسلم علی عبدک ورسولک محمد وعلی آلہ وصحبہ۔ اما بعد

لوگو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اس سے اس طرح ڈرو کہ اطاعت کا کام کرو، اور برائیوں سے دور رہو۔ اپنے درمیان اور اللہ کے عذاب کے درمیان ایسی رکاوٹ کھڑی کرو جو تمھیں اس کے عذاب سے بچالے۔ اور وہ رکاوٹ یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت اور مرضی کے مطابق عمل کرو، شریعت کے احکام کی پابندی کرو۔ اللہ کی نافرمانی اور ناراضگی کے کاموں سے دور رہو، جن باتوں سے تمھیں اللہ نے منع کیا ہے ان سے باز رہو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی نے تمھیں عدم سے وجود بخشا ہے، تمھیں قسم قسم کی نعمتوں سے نوازا ہے اور مشکلات ومصائب سے بچایا ہے، وہ اس لیے نعمت دیتا ہے کہ بندہ اس کا شکر بجالائے اور اس پر نعمت کا اثر ظاہر ہو۔ یاد رکھو کہ شکر بجالانا

AsliAhleSunnet.com

حقداروں کا حق دینا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا ہی نعمت کا اثر ہے اور شکر کی علامات یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اس کی اطاعت میں استعمال کی جائیں، حرام شہوات میں نہ پڑا جائے۔ اسراف اور فضول خرچی سے دور رہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے: إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ. یعنی اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے، وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا، إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا. یعنی فضول خرچی مت کرو، فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا سخت ناشکرا ہے۔

اللہ کے بندو! بہت سے لوگ خواہشات کے چکر میں پڑے رہتے ہیں اور فضول خرچیاں کرتے ہیں۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار یوم القیامۃ۔ یعنی بہت سے لوگ اللہ کے مال میں ناحق قسم کی حرکتیں کرتے ہیں، قیامت کے دن ایسے لوگوں کے لیے آگ ہے۔ یقیناً بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی دی ہوئی نعمت اور مال و دولت کی فراوانی کا حق ادا نہیں کرتے۔ اس لیے یاد رکھو کہ اللہ نے تمھیں جو نعمتیں عطا کی ہیں اور جس روزی سے نوازا ہے وہ ایک طرح کا امتحان اور آزمائش ہے۔ اگر تم نے ان کا شکر ادا کیا تو اللہ اور بڑھائے گا اور برکت دے گا لیکن اگر ان نعمتوں کی ناقدری کروگے، اور ان کا شکر نہ ادا کروگے تو یہ تمھارے لیے وبالِ جان بن جائیں گی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ناشکری کے سبب انھیں تم سے چھین لیا جائے، اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے، وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ اور تمھارے رب نے اعلان کردیا ہے کہ اگر تم لوگ شکر کروگے تو ہم تمھیں اور بڑھائیں گے اور اگر کفر کروگے تو یقیناً میرا عذاب سخت ہے۔ تم سے تمھارے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے کمایا، اور کہاں خرچ کیا؟ پوچھا جائے گا کہ زکوٰۃ ادا کی تھی یا نہیں؟ واجبات ادا کیے تھے یا نہیں؟ پوچھا جائے گا کہ اسے حرام کاموں اور ناجائز خواہشوں میں کیوں خرچ کیا؟ پوچھا جائے گا کہ جائز اور مباح کاموں میں فضول خرچی کیوں کی؟

ہاں جب تم اپنا مال کسی ایسی ضرورت میں خرچ کرو جس سے اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی مقصود ہو، یا جس کے ذریعہ تمھیں اپنے مالی واجبات کی ادائیگی کرنی ہو یا آبرو بچانی ہو۔ یا اپنے کسی قرابتدار یا مسلمان بھائی کو۔ جو محض للہ فی اللہ تمھارا بھائی ہے۔ خوش کرنا ہو، یا کسی قرابتدار یتیم یا خاک نشین مسکین کی پرورش کرنی ہو تو

AsliAhleSunnet.com

اسے یقیناً نعمت کا شکر سمجھا جائے گا۔ اور یہ کام نعمت کے بڑھنے، برقرار رہنے اور ختم نہ ہونے کا سبب بنے گا۔ لیکن اگر اللہ کی نعمتوں کو اللہ کی معصیت میں، حرام خواہشات میں اور بیجا فضول خرچی اور اسراف میں اڑاؤ گے تو یقین رکھو کہ تم اسے بربادی کے دہانے پر پہونچا دیا۔ یعنی تم نے ایسے کام کر ڈالے جو نعمتوں کے چھن جانے اور برقرار نہ رہنے کا سبب ہیں، یہ بخت افسوس کی بات ہے کہ آج بہت سے لوگ اسراف اور فضول خرچی میں مبتلا ہیں، اور اللہ کی نعمتیں ایسے کام میں خرچ کرتے ہیں جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے، فخر و تکبر، کھیل کود اور حرام شہوتوں میں پوری لاپرواہی کے ساتھ دولت پھونکتے ہیں، لیکن حقوق و واجبات ادا کرتے ہوئے کسمساتے ہیں، پوری زکوٰۃ نہیں دیتے اور لوگوں کے حقوق و واجبات ادا کرنے کے بجائے ٹال مٹول کرتے ہیں۔ لیکن اپنی بڑائی جتانے اور تکبر کا مظاہرہ کرنے کے لیے بے محابا خرچ کر دیتے ہیں۔

اللہ کے بندو! آج ہمارے درمیان، تقریبات میں فضول خرچی اور شادی بیاہ اور قرأت قرآن کی محفلوں میں بے تحاشا دولت اڑانے کا جو رواج چل پڑا ہے، اور ہوٹلوں وغیرہ جیسے "محلات سرور" میں منائی جانے والی تقریبات کے اندر جو بیجا خرچ کیا جاتا ہے، یہ بہت نازک کام ہے، ان میں سے بہت سی تقریبات اصلاً تو جائز ہوتی ہیں، لیکن ان کے ساتھ ایسے حرام کاموں کی آمیزش ہو جاتی ہے جن کی بنا پر وہ بھی حرمت کے درجہ کو پہونچ جاتی ہیں۔ جیسے مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور تصویر کشی وغیرہ۔ اور بہت سی تقریبات سرے ہی سے حرام ہوتی ہیں جیسے گانے والے مردوں اور عورتوں کی محفلیں اور ان کے ضمن میں ہونے والی حرکتیں یعنی، مال و دولت کا بے تحاشا خرچ، تصویر کشی، بعد میں ان تصویروں کی جگہ جگہ نمائش، عورتوں کی طرف گھور گھور کر دیکھتے ہوئے اجنبی مرد، اور ان کی طرف بدمعاشوں اور بیمار دلوں کے پرہوس اشارے وغیرہ۔

بھائیو! غیرتِ کامل کدھر گئی؟ اسلامی خودداری کدھر گئی؟ یقین رکھو کہ یہ حرکتیں غلط کاریوں کا مجموعہ ہیں اور یہ شرعاً حرام ہیں اس میں اسراف اور فضول خرچی ہے، اس میں فخر و تکبر ہے، اس میں غریبوں کی دل شکنی ہے اس میں اللہ کے مومن بندوں کی ایذا رسانی ہے، کیوں کہ اللہ کی طرف توجہ اور دعا و استغفار کے وقت ان حرام آوازوں کے شور سے انھیں تنگ کیا جاتا ہے اور ان سے نماز پڑھنے والوں، تلاوت کرنے والوں اور اللہ کے حضور گڑگڑانے والوں کی عبادت میں خلل پڑتا ہے۔

یہ کتنی افسوس ناک بات ہے کہ ان غلط کاموں میں لوگ دسیوں ہزار کی رقم بڑی آسانی سے خرچ کر دیتے ہیں۔

AsliAhleSunnet.com

لیکن اللہ کی اطاعت کی راہ میں سو دو سو خرچ کرنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے ۔ یہ غلط حرکت ہے اور اسے ختم کر دینا ضروری ہے ۔ یہ سخت ضرر رساں کام ہے جس کے ضرر کے عام ہو جانے کا خطرہ ہے ، اور اس پر بہت جلد خدا کی پکڑ کا اندیشہ ہے ۔ اس طرح کی حرکتیں کم عقل ناسمجھ اور کوتاہ بیں قسم کے مرد ، عورتیں اور بچے کرتے ہیں ، اس لیے تقریبات کی باگ ڈور سوجھ بوجھ رکھنے والے مردوں کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے جو اللہ سے ڈرتے ہوں ، اپنی نیک نامی کا لحاظ رکھتے ہوں ، اور معقول حد کے اندر اور شرعی اجازت کے دائرہ میں کام کرتے ہوں ۔ تقریبات کی باگ ڈور عورتوں اور خام عقل مردوں کے ہاتھ میں نہیں ہوتی چاہیئے ، جنھیں نہ اپنی کارگزاریوں پر اللہ کی پکڑ کا خوف ہوتا ہے ، نہ اپنے برے کاموں پر شرم آتی ہے ۔

اللہ کے بندو ! مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ سے ڈرے ، اپنے آپ کو ڈھونڈے ، اپنے کردار و عمل کا ہمہ وقت جائزہ لے اور اپنے آپ کو بے لگام نہ چھوڑ دے ، ورنہ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیا جاتا ہے ۔ اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ کر حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ، إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ، وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۔ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اے اہلِ ایمان ! تمھاری بیویوں اور تمھاری اولادیں تمھارے دشمن ہیں ، ان سے بچو ، اور اگر تم معاف اور درگزر کرتے رہو اور بخش دیتے رہو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ (یاد رکھو !) تمھاری دولت اور تمھاری اولاد فتنہ ہیں ، اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے ، پس جس قدر ہو سکے اللہ سے ڈرو اور سنو اور مانو ۔ اور (اس کی راہ میں) خرچ کرو ۔ (اس طرح) اپنے لیے بھلائی (حاصل کرو) اور جو اپنے نفس کے لالچ اور تنگی سے بچا لیے جائیں وہی کامیاب ہیں ۔

●●●

AsliAhleSunnet.com

سائنس

لیزر شعاعیں

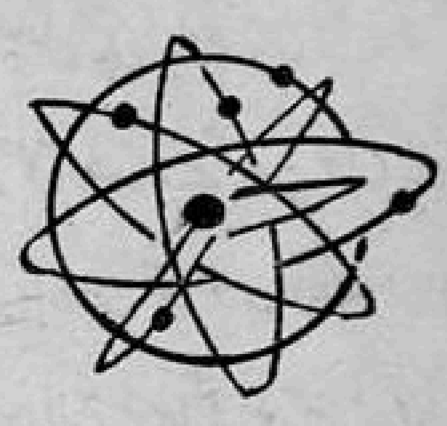

نعمت یا عذاب؟

اگر آپ کاروں کی کسی نمائش میں تشریف لے جائیں، وہاں آپ کو کوئی کار پسند آجائے۔ آپ اس کا چکر لگائیں گے پیچھے سے رنگ ماڈل اور بتیاں اور سجاوٹ دیکھیں، شیشے سے جھانک کر اندر کا جائزہ لیں اور سوچیں کہ لاؤ ذرا سیٹ آزمائیں۔ لیکن دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ لپکائیں تو آپ کو کچھ نہ ملے اور آپ کا ہاتھ نظر آتی ہوئی کار کے آر پار لا جائے، جہاں ہوا اور خلا کے علاوہ کچھ نہ ہو۔ نہ موٹر کار نہ کار کا پرزہ۔ یا خدانخواستہ آپ دیکھیں کہ کار کا دروازہ کھلا ہے آپ سوچیں ذرا اس کی سیٹ پر دراز ہو لیں، لیکن آپ جوں ہی بیٹھیں دھڑام سے نیچے آ رہیں تو بتلائیے کہ ان حالات میں آپ کیا سوچیں گے؟ آپ یقیناً اسے جادو یا وہم سمجھیں گے۔

لیکن یہ وہم نہیں حقیقت ہے۔ یہی معاملہ آپ کے ساتھ اس وقت بھی پیش آسکتا ہے جب آپ گھریلو ساز و سامان، یا کپڑوں یا کسی بھی چیز کی نمائش دیکھنے کے لیے جائیں اور اپنی من پسند چیز لینے کے لیے ہاتھ بڑھائیں تو آپ کو قطعاً کچھ نہ ملے۔ آپ اپنی آنکھوں سے برابر سامان دیکھے جا رہے ہوں، لیکن چھو نہ پا رہے ہوں۔ ہم موکد طور پر آپ سے عرض کریں گے کہ یہ کوئی وہم نہیں حقیقت ہے، دراصل یہ لیزر شعاعوں کا کرشمہ ہے۔ اس کے ذریعہ تصویر کشی کا ایک نیا طریقہ دریافت ہوا ہے جسے "ہولوگراف" کہتے ہیں۔ اس جدید طریقے سے جس چیز کی تصویر لی جاتی ہے اس کی لمبائی چوڑائی اور موٹاپا تینوں اپنی بالکل اصلی شکل میں تصویر کے اندر نظر آتے ہیں۔

ماہرین کہتے ہیں کہ پرانے زمانے میں شیشہ کے اندر شیطان کو بند کرنے کے جو قصے مشہور تھے اب انہیں لیزر شعاعوں کی شکل میں ایک نیا روپ حاصل ہو گیا ہے، یہ شعاع بیک وقت ہولناک تباہی کا ذریعہ بھی ہے اور انسان

AsliAhleSunnet.com

کی خوش بختی اور بھلائی کا سامان بھی۔

لیزر شعاعوں کا نام تو ہم اکثر سنتے ہیں لیکن بہت کم لوگ اس خوفناک انکشاف کے طول وعرض سے واقف ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ انھیں کیسے اور کن کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہم ذیل میں تھوڑی سی تفصیل پیش کر رہے ہیں۔

لیزر شعاعیں کیسے حاصل کی جاتی ہیں؟ یہ سوال ٹکنالوجی کے پُرپیچ پہلوؤں سے تعلق رکھتا ہے مختصراً یوں سمجھیے کہ نیم شفاف قسم کے مادّوں سے شمسی یا الیکٹرانک شعاعیں بہت تیز روشنی میں گزاری جاتی ہیں، ان شعاعوں کی لہریں دوسری جانب اتنی باریک اور تیز ہو کر نکلتی ہیں کہ ان سے ٹھوس مادّے کے اندر نہایت باریک سوراخ ہو جاتا ہے جس کا قطر ایک ملی میٹر کا ہزارواں حصہ ہوتا ہے۔ یہ سوراخ آنکھ سے دیکھا نہیں جا سکتا۔

لیزر شعاعوں کی اس باریکی اور خصوصیت نے یہ ممکن بنا دیا ہے کہ اسے انسانی جسم کے کسی باریک اور زندہ خلیے یا رگ کو کاٹنے یا جوڑنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ یا اس کی مدد سے آپریشن کر کے ہڈی جیسے مادّے کی پیوند کاری کی جائے، یا جو ہوئی آنکھ میں پتلی فٹ کی جائے۔ یا آنکھ، دل اور دماغ کا باریک سے باریک ترین آپریشن اس طرح کر دیا جائے کہ نہ خون بہے نہ دماغ کے خلیوں اور اعصاب پر کوئی برا اثر پڑے۔ اور نہ کسی قسم کا کوئی خطرہ پیش آئے۔

لیزر شعاعیں چوں کہ عقل و تصور سے بہت بڑھ کر طاقتور ہیں اس لیے یہ بھی ممکن ہے کہ انھیں موٹے موٹے معدنیاتی ٹکڑوں یعنی لوہے، تانبے، چاندی وغیرہ کو نہایت خوفناک تیز رفتاری سے جوڑنے۔ یا کاٹنے یا ان کے اندر سوراخ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، مثلاً فولاد کا ایک ایسا ٹکڑا جو دس سینٹی میٹر یعنی کوئی چار انچ موٹا ہو، ہم اس میں لیزر شعاع کی مدد سے ایک سکنڈ سے بھی کم وقت میں جتنا موٹا سوراخ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ حالاں کہ یہ کام دوسرے عام اوزاروں کے ذریعہ دو گھنٹے سے کم میں نہیں کیا جا سکتا۔

فضائی جنگ سائنسی تخیل کا ایک افسانہ تھا مگر اب یہ افسانہ نہیں رہ گیا، حقیقت بن گئی۔ لیزر شعاعوں پر اب ایک تباہ کن اور جلا دینے والے ہتھیار کی حیثیت سے تجربات ہو رہے ہیں اور ان تجربات سے حاصل ہونے والے نتائج کو نہایت باریک قسم کے فوجی رازہائے سربستہ کی طرح رازداری کے دبیز پردوں کے اندر رکھا جا رہا ہے۔

سائنسی خبروں کے مطابق امریکی فوج کے تجرباتی مراکز میں ۱۹۸۰ء تک دس لاکھ واٹ توانائی کے برابر لیزر شعاع کی پیداوار مکمل ہو چکی تھی، سوچیے دس لاکھ واٹ کتنا ہوتا ہے؟

AsliAhleSunnet.com

چوں کہ لیزر شعاعیں فضا میں انتہائی خط مستقیم پر جاتی ہیں، حتیٰ کہ ان سے تاروں کے فاصلے اور ان کے زاویے ناپے جاتے ہیں اس لیے اب یہ بات بھی زیر غور ہے کہ انھیں فوجی کارروائیوں کے لیے بھی استعمال کیا جائے ۔

سورج کی شعاعوں کا شکار

تجربات جاری ہیں ۔ اور ہو سکتا ہے کہ فوجی راز کی طرح محفوظ رکھے جانے کی وجہ سے کسی کو پتہ نہ ہو۔ لیکن یہ تجربات کامیاب بھی ہو چکے ہوں ۔۔

ر فضائی گاڑیوں اور راکٹوں میں خاص قسم کے آلات نصب کر دیے جائیں جو سورج کی شعاعوں کی ایک خاص مقدار "شکار" ر کے اسے لیزر شعاعوں میں تبدیل کردیں، مخصوص آلات کے ذریعہ یہ بھی ممکن ہے کہ لیزر شعاعوں کا رخ تباہ کن میزائلوں ں طرف کر دیا جائے جس سے صرف یہی نہیں کہ میزائلیں نشانہ پر پہونچنے سے پہلے فضا ہی میں تباہ ہو جائیں گی بلکہ پگھل کر تحلیل بھی و جائیں گی ۔

یہ انتہائی خطرناک ہتھیار ہے کیوں کہ اس کا مطلب ہے ہر چیز کی تباہی و بربادی ۔ کہا جاتا ہے کہ لیزر شعاعیں ہی موت وہ شعاعیں ہیں جنھیں مارکونی نے جنگ عظیم سے پہلے دریافت کیا تھا، لیکن اس نے اس سے تعلق رکھنے والے سارے اشارات ارمولے) تمام معلومات اور اس کی طرف رہنمائی کرنے والی سائنسی تکنک کو تلف کر دیا تھا، کیوں کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ نیا کی تباہی اور لاکھوں کی موت کے ساتھ اس کا نام وابستہ ہو۔ مارکونی نے واقعۃً ایسی کوئی شعاع دریافت کی تھی یا نہیں س میں تو اختلاف کیا جا سکتا ہے، لیکن اس میں اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ لیزر شعاعیں موت اور تباہی کی شعاعیں ہیں ۔

لیزر شعاعوں کے استعمال میں اس تناقض کو دیکھ کر آدمی حیرت زدہ رہ جاتا ہے کہ ایک طرف تو یہ انسان کی خوش بختی ذریعہ بنتی ہے، یعنی اس سے سائنس اور طب کے خادم کی حیثیت سے انتہائی باریک آپریشنوں کی تکمیل کا کام لیا جاتا ہے، ر دوسری طرف اسے موت اور تباہی کی شعاعوں کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا ہے ۔ لیکن سائنس داں کہتے ہیں کہ یہ شعاعیں ی دوسری چیزوں کی طرح نیچرل ہیں اور ان کو بلا جھجک استعمال کیا جا سکتا ہے ۔

نسان کی خدمت کے لیے

پہلی بار لیزر شعاع کا انکشاف ابھی کوئی بیس برس پہلے ہوا ہے، لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ سیکڑوں برس سے انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے ۔ اس سے بھی عمارت کی سیدھائی نہایت باریکی کے ساتھ ناپی جا سکتی ہے، عمارتوں اور ریلوں وغیرہ کے کسی بھی خلل کو جانچا جا سکتا اور معمولی سے معمولی غلطی اور کجی پکڑی جا سکتی ہے، حتیٰ کہ اگر ایک انچ کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصے کے برابر بھی ٹیڑھا پن

AsliAhleSunnet.com

ہو تو وہ بھی گرفت میں آجائے گا ۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہمارے باریک ترین تصور سے بھی ماوراء معلوم ہوتی ہے مگر یہ کوئی تخیل نہیں بلکہ حقیقت ہے ۔

طب میں

سرجری کے لیے یہ شعاعیں آنکھ کے زخم، پتلی یا ڈھیلے کی طرف ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے کے لیے چھوڑی جاتی ہیں اور اتنی دیر میں مطلوبہ نتیجہ حاصل ہو جاتا ہے ۔ لطف یہ ہے کہ جس مقام کا آپریشن ہوتا ہے اس کے گرد و پیش کی باریک باریک رگوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا ۔ پھر آنکھوں کا آپریشن ہی لیزر شعاعوں کی طبی کارکردگی کا واحد میدان نہیں ہے ۔ بلکہ اب اسے کینسر کے علاج اور کینسر زدہ خلیوں کی تعیین کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس کی بنیاد درحقیقت اس سائنسی نظریہ پر ہے کہ بعض رنگین مادوں کو سرطانی خلیے جذب نہیں کرتے بلکہ صرف صحت مند خلیے ہی جذب کرتے ہیں ۔ لہٰذا جسم میں اس طرح کا رنگین مادہ داخل کرکے دقیق تصویر کشی کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے کہ یہ رنگ جسم میں کدھر کدھر منتقل ہوتا ہے خصوصاً کینسر زدہ مقام کے گرد و پیش میں کہاں تک پہونچتا ہے ، اس طرح کینسر میں مبتلا ٹکڑے کی مکمل طور پر تعیین ہو جاتی ہے ، اس کے بعد لیزر شعاعوں کے ذریعہ سرطانی خلیوں کو نہایت باریکی اور مکمل کامیابی کے ساتھ مار دیا جاتا ہے ، مگر اس طریقہ کار میں یہ کھلا ہوا نقص ہے کہ کینسر کبھی ایسی جگہوں میں ہوتا ہے جنھیں ان رنگین مادوں کے ذریعہ گھیرا نہیں جاسکتا ۔ ۔ ۔ ۔ تاہم نئے سے نیا طریقہ دریافت کرنے کی کوششیں مسلسل جاری ہیں ۔

پرواز کے تحفظ کے لیے

لیزر شعاعوں سے ہوائی تحفظ کا کام بھی لیا جاتا ہے ۔ ہوائی جہاز کے اگلے سرے سے ان شعاعوں کی چند لہریں چھوڑی جاتی ہیں، جن سے ہوائی جہاز کے سامنے پڑنے والی بہت دور تک کی رکاوٹیں ، بادل، کہرے ، آندھی جھکڑ ، وغیرہ ان شعاعوں کی گرفت میں آکر پائلٹ کو اس طرح اپنے سامنے اور قریب دکھائی پڑتے ہیں گویا وہ انھیں اپنے ہاتھوں سے پکڑ سکتا ہے حالانکہ وہ خاصے دور ہوتے ہیں ۔ اس طریقے کی افادیت جنگی پرواز میں کھل کر سامنے آتی ہے ۔ کیوں کہ تصویریں، خواہ وہ دشمن طیارے ہی کی کیوں نہ ہوں پائلٹ کے سامنے ہوتی ہیں، یہاں تک کہ چابیوں اور مشین کی پلیٹ پر بھی آجاتی ہیں، اس لیے پائلٹ نیچے یا سامنے شیشے کی کھڑکیوں کے باہر دیکھنے پر مجبور نہیں ہوتا ۔ فضائی جنگوں میں پائلٹ کو مسلسل ٹکٹکی لگائے رکھنی پڑتی ہے یہاں تک کہ کبھی کبھی پلک جھپکانے کے معنی بھی موت یا جہاز کا سقوط یا کوئی سنگین حادثہ ہوا کرتا ہے ۔ لیکن جب وہ کھڑکی سے باہر جھانکے بغیر اپنے سامنے ہی تصویر دیکھتا رہتا ہے تو یہ بڑی حد تک سلامتی کا ضامن ہوتا ہے ۔

AsliAhleSunnet.com

اور جب لیزر شعاعیں کہرے، آندھی اور بارش میں استعمال کی جاتی ہیں تو پائلٹ، ہوائی اڈے اور رن وے کو اپنے سامنے ایسے ہی بالکل صاف صاف دیکھتا ہے جیسے فضا بالکل ہی صاف ستھری ہو۔

لیزر گھروں میں

ینول ہاڈ جکنس نے پچھلے دنوں اپنی ایک تحقیق نشر کی ہے جس میں لکھتا ہے کہ لیزر شعاعیں بہت جلد ہمارے گھروں میں پہونچ جائیں گی اور سارے لوگوں کے روزمرہ کے لوازمات زندگی میں شامل ہو جائیں گی، چوں کہ ان سے سہ رخی۔ طول، عرض، عمق پر مشتمل تصویر لی جاسکتی ہے۔ جسے ہولوگراف کہتے ہیں۔ اس لیے یہ ممکن ہوگا کہ اس کی مدد سے گھروں میں ایسی تختیاں اور تصویریں آویزاں کردی جائیں جو حقیقۃً تختی یا تصویر نہ ہوں۔ اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ فوٹوگرافی کے طریقہ پر لی گئی تمام تصویر یا ایک چھوٹے سے متحرک آلے میں داخل کردی جائیں گی۔ جس کا سائز کوئی سگریٹ کے پیکٹ کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد جہاں مناسب ہوگا اسے فٹ کردیا جائے گا۔ منظر اپنے طول عرض عمق میں بالکل فطری اور نیچرل شکل میں دکھلائی پڑے گا، دیکھنے والا سمجھے گا کہ وہ اس کے گرد چکر کاٹ رہا ہے۔

ہمیں یہ بھی تصور کرنا چاہیے کہ اگر اس طریقہ کو کام میں لاکر ایک خاندان کے باپ دادا کی تصویریں اس طرح پیش کردی گئیں کہ گویا کسی خاندانی نشست میں سب لوگ ایک ساتھ بیٹھے ہیں تو اس وقت کیا حال ہوگا۔ یقیناً یہ ایک انتہائی حیرتناک مگر مزے دار کارروائی ہوگی، جو آج سے صرف چند برس بعد وجود میں آسکتی ہے۔

اسی بنیاد پر سائنسداں کہتے ہیں کہ کسی شہر میں نمائش لگانی ہو تو سامان بھر بھر اور لاد لاد کر لے جانا ضروری نہیں۔ لیزر شعاعوں سے ہولوگراف کے طریقے پر لی گئی تصویریں کافی ہیں۔

مستقبل قریب میں ایک اور بھی امکان ہے۔ یعنی خارجی فضا میں جہاں چوبیس گھنٹے مسلسل سورج کی شعاعیں موجود رہتی ہیں وہاں سے یہ شعاعیں قید کرکے زمین پر بھیجدی جائیں تاکہ آج سے آئندہ لاکھوں برس تک کے لیے توانائی کا مسئلہ حل ہو جائے۔ سائنسداں اس معاملے پر غور کر رہے ہیں اور ہر پہلو سے اس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ بعض امریکی ماہرین کا کہنا ہے کہ اس صدی عیسوی کے اختتام سے پہلے یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ سنریھم آیٰتنا فی الآفاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انه الحق (حم السجدہ: ۵۳) ہم انھیں عنقریب اپنی نشانیاں دکھلائیں گے آفاق میں بھی، اور ان کے اپنے نفسوں میں بھی، یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن جو تعلیم دے رہا ہے وہی برحق ہے۔

•••

AsliAhleSunnet.com

بزم طلبہ

پاکستان میں دینی و علمی سرگرمیاں

پروفیسر محمد یامینؒ سے ایک انٹرویو

امتیاز احمد مئوی (فضیلت سال دوم، جامعہ سلفیہ)

پروفیسر محمد یامین صاحب پاکستان کی معروف شخصیت ہیں، آپ کو پاکستان کے علمی اصلاحی، قانونی اور دیگر حلقوں میں باوقار مقام حاصل ہے پچھلے دنوں آپ ہندوستان تشریف لائے تھے، دہلی، کلکتہ اور بمبئی میں آپ کا قیام تھا، اس موقع پر ہمارے جامعہ کے ایک طالب علم نے آپ سے انٹرویو لیا جو کئی مفید معلوماتی پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ ادارہ محدث، شکریہ کے ساتھ یہ انٹرویو شائع کر رہا ہے۔ ——— ادارہ

سوال :- سب سے پہلے ہم آپ کی شخصیت اور خاندانی حالات کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہیں؟

جواب :- میرا نام محمد یامین محمدی (ایم۔اے۔ بی ایڈ، ایل۔ ایل۔ بی۔) ہے۔ میرے آباء و اجداد دہلی میں ٹرنک کی تجارت کرتے تھے، نہایت دیندار متقی، پرہیزگار اور علماء کے خدمت گزار تھے۔ دادا حاجی عبدالرحمٰن مسلکاً دیوبندی تھے، مفتی کفایۃ اللہ صاحب، مولانا اشرف علی تھانویؒ وغیرہم کی عقیدت مند اور صحبت یافتہ تھے ان کی تقریریں سنتے اور خدمت کرتے تھے۔

والد صاحب محمد ابراہیم مرحوم بھی ان علماء کے عقیدت مند تھے لیکن غرباء اہلحدیث کی تبلیغ سے اہلحدیث

AsliAhleSunnet.com

ہو گئے، ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان چلے گئے اور وہیں ۱۹۶۸ء میں انتقال کیا۔ والدہ کا نام کلثوم ہے جو بڑی نیک اور متقی ہیں، حاجی عبدالرحمٰن صاحب دہلوی تاجر ٹرنک کی بیٹی ہیں، موصوف مسلکاً دیوبندی اور بڑے دیندار تھے

میری پیدائش ۳ر جنوری ۱۹۴۲ء کو دہلی کے محلہ کڑہ رجی میں ہوئی اور یہیں ننھیال اور ددھیال کے دینی ماحول میں پرورش پائی۔

سوال :- آپ نے دینی اور عصری تعلیمات کب اور کہاں کہاں حاصل کیں۔؟

جواب :- ابتدائی دو جماعتیں مدرسہ مظہر الاسلام فراش خانہ دہلی میں پڑھیں، قرآن اور دینیات کی تعلیم مولانا محمد احمد صاحب سہارنپوری سے حاصل کی، ۱۹۵۱ء میں کراچی چلا گیا اور بنس روڈ پر قیام کیا، وہیں محمدی مسجد (غرباء اہلحدیث) کے مولانا عبدالقہار سلفی، مولانا عبدالجلیل مرحوم، مولانا عبدالرحمٰن سلفی، مولانا سید مسعود احمد امیر جماعت المسلمین اور موجودہ امیر جماعت غرباء اہلحدیث سے تعلیم حاصل کی اور مسلک اہلحدیث اختیار کر لیا بعد میں علامہ یوسف کلکتوی، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی، مولانا بدیع الدین راشدی پیر جھنڈا، مولانا محب اللہ راشدی پیر جھنڈا قاری عبدالخالق رحمانی اور دیگر علماء کرام کی صحبت میں رہ کر علمی استفادہ کیا۔ ساتھ ہی ۱۹۵۹ء میں کراچی سے میٹرک ۱۹۶۳ء میں انٹر اور ۱۹۶۵ء میں بی اے کے امتحانات پاس کیے ۱۹۶۶ء میں بی ایڈ کیا ۱۹۶۸ء میں ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ اور ایم اے اسلامیات کیا۔ ۱۹۷۲ء میں دوسرا ایم اے تاریخ اسلام سے کیا۔ اسکول اور کالج کے زمانے میں تقریری اور تحریری مقابلوں میں حصہ لیتا رہا اور کالج کی انجمنوں کے مختلف عہدوں پر بھی فائز رہا۔

سوال :- تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ کا مشغلہ کیا تھا۔؟

جواب :- کچھ عرصہ پوسٹ آفس میں سارٹر رہا پھر مختلف اداروں میں تعلیم دیتا رہا پھر ۱۶ر فروری ۱۹۷۳ء کو علامہ اقبال گورنمنٹ کالج ایرپورٹ کراچی میں بحیثیت لکچرار شعبۂ اسلامیات تقرر ہوا اور ایک سال بعد وفاقی گورنمنٹ اردو کالج میں تبادلہ ہو گیا تب سے اب تک یہیں فرسٹ ایر سے لے کر ایم اے تک کے طلبہ کو اسلامیات پڑھاتا ہوں اور اس وقت شعبہ اسلامیات کا صدر بھی ہوں

سوال :- اور اب کچھ اپنی دینی اور جماعتی سرگرمیوں کے بارے میں۔؟

AsliAhleSunnet.com

جواب :۔ میں تعلیم کے ساتھ ساتھ جماعت اہلحدیث کے مبلغ کی حیثیت سے مختلف مقامات پر تقریریں بھی کرتا رہا۔ کافی عرصہ تک جماعت غربا اہلحدیث سے وابستہ رہا۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۲ء تک جماعت مسلمین کا جنرل سکریٹری رہا اور مسلمین پرائمری اسکول کی تعلیمی کمیٹی کا بھی سکریٹری رہا، اسی دوران کراچی کے مختلف مقامات اور سندھ کے علاقوں کا دورہ کیا اور بیشمار افراد کو مسلک اہلحدیث میں داخل کیا۔ ۱۹۷۲ء کے بعد جمعیۃ اہلحدیث سے وابستہ ہوگیا اور پنجاب سرحد، صوبہ سندھ کے بیشمار علاقوں میں تبلیغی دورے کیے اور بیشمار افراد کو مسلک حق قبول کرایا۔

سوال :۔ آپ کے مفوضہ تعلیمی فرائض کے علاوہ آپ کی مزید ذمہ داریاں کیا کیا ہیں ؟۔

جواب :۔ میری ذمہ داریوں کی فہرست یہ ہے۔ • مرکزی جمعیۃ اہلحدیث صوبہ سندھ کا خادم اور کراچی کی شاخ کا امیر ہوں۔ • ادارہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر، ادارہ تدریس القرآن والحدیث اور قرآن فاؤنڈیشن کا ناظم اعلیٰ۔ • آزاد اکیڈمی کا ڈائرکٹر اور آل پاکستان سنی کونسل کا رکن • مرکزی جمعیۃ اہلحدیث رجسٹرڈ کراچی کا مشیر • رابطہ کمیٹی اہلحدیث کا ناظم نشر واشاعت اور ناظم تبلیغ۔ • ریڈیو پاکستان کراچی کے دینی پروگراموں کا مقرر۔

سوال :۔ ہندوستان تشریف لاتے وقت رشتہ داروں سے ملاقات کے علاوہ مزید کیا کیا مقاصد آپ کے پیش نظر تھے ؟

جواب :۔ ہندوستان کی جمعیۃ اہلحدیث کی درسگاہوں، مساجد، رسائل وجرائد، تصنیف وتالیف اور دعوت و تبلیغ کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا، جامعہ سلفیہ بنارس میں حاضری کی بڑی تمنا تھی، کیوں کہ جامعہ سلفیہ بنارس، پوری دنیا میں مسلک اہلحدیث کی سب سے ممتاز درسگاہ ہے جہاں کے اساتذہ وطلبہ کے نظم ونسق، تعلیم وتدریس اور اخلاق وکردار نیز پریس، لائبریری، جامع مسجد، دارالحدیث ہال کو خاصی شہرت حاصل ہے، یہاں کے نصاب میں جو انگریزی کی تعلیم شامل ہے یہ بہت ضروری چیز ہے جسے اختیار کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ یہ جامعہ پوری دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مسلک حق یعنی مسلک اہلحدیث کی تبلیغ، نشر واشاعت، ہندوستان میں جمعیۃ اہلحدیث کی شیرازہ بندی اور ان کو منظم کرنے، فعال بنانے میں مرکزی کردار ادا کرے گا۔

AsliAhleSunnet.com

سوال :۔ موجودہ دور کی مشکلات کا سبب اور اس کا علاج آپ کی نظر میں کیا ہے۔

جواب :۔ موجودہ دور کی مشکلات کا سب سے بڑا سبب قرآن وحدیث سے دوری، اللہ و رسول کی تعلیمات سے روگردانی، مغربی تہذیب سے محبت و وابستگی اور اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر انسانوں کے بنائے ہوئے راستوں پر چلنا ہے۔

اس کا علاج صرف یہی ہے کہ براہ راست قرآن وحدیث کی پیروی کی جائے تمام متنازع مسائل قرآن وحدیث پر پیش کیے جائیں اور وہاں سے براہِ راست روشنی حاصل کی جائے، تقویٰ اختیار کیا جائے۔ اسلامی شعار کو اپنایا جائے، اس سے تعلق قائم کیا جائے۔ قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کی جائے، اپنے گھر والوں بچوں اور تمام لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کیا جائے اور حقیقت میں عملی مسلمان بننے کی پوری کوشش کی جائے۔ یعنی ہمیں اپنے اخلاق کو بلند کرنا چاہیئے۔ خلفاء راشدین، صحابہ کرام، صحابیات کی زندگی کا مطالعہ کر کے اپنے آپ کو ان کی سیرتوں کے سانچوں میں ڈھالنا چاہیے۔ شرک و بدعت کے رسومات کو چھوڑ کر قرآن وحدیث کی تعلیم اختیار کرنی چاہیئے۔ نیز دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم کی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہیئے اور سائنسی علوم میں بھی مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر یہ سب چیزیں اختیار کر لی جائیں تو ان شاء اللہ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہوگی۔

سوال :۔ آپ اپنے مطالعہ و تحقیق اور مشاہدات و ملاقات کے دوران کن شخصیتوں سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے؟

جواب :۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، سید احمد شہیدؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ، شیخ الکل فی الکل مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ اور تحریک مجاہدین کی متعدد شخصیتوں اور شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدیؒ اور ان کی تحریک کے بڑے بڑے داعیان۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور ان کی تصانیف مولانا ابو الکلام آزادؒ وغیرہ۔

سوال :۔ پاکستان میں جماعت اہلحدیث کی عملی سرگرمیوں کی کچھ تفصیلات بتائیے۔

جواب :۔ تقسیم ہند کے بعد مولانا داؤد غزنویؒ نے مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کی بنیاد رکھی اور یہی سب سے بڑی جماعت ہے۔ مولانا داؤد غزنویؒ کے بعد مولانا اسماعیل سلفی، مولانا حافظ محمد گوندلویؒ مولانا معین الدین لکھوی کی کوششوں نے اس کی آبیاری کی۔ اس وقت پاکستان کے ہر شہر میں جمعیۃ اہلحدیث کی شاخیں، مساجد، مدارس اور کتب خانے موجود ہیں۔ کوئی قابل ذکر مقام ایسا نہیں ہے جہاں جمعیۃ اہلحدیث کا کوئی کام نہ ہو اس وقت پورے

AsliAhleSunnet.com

پاکستان میں اہلحدیثوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے، ایک ہزار سے زیادہ مساجد ہیں، جن میں سے چند کی تفصیلات یہ ہیں۔ گوجرانوالہ فیصل آباد اور لاہور میں سو سے زائد مساجد، کراچی میں نوے اور ملتان میں ساٹھ مساجد ہیں۔ ...اکے قریب دینی مدارس ہیں جہاں درس نظامیہ کی مکمل درس و تدریس ہوتی ہے۔ مرکزی ادارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد ہے ادارہ علوم اثریہ منٹگمری بازار فیصل آباد بھی خاصا اہم ہے، یہاں شعبۂ تخصص قائم ہے رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا ادارہ ہے۔

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد، مدرسہ تقویۃ الاسلام اوڈانوالہ، جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ، جامعہ محمدیہ اوکاڑہ، جامعہ تعلیمات اسلامیہ گوجرانوالہ، مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور، جلال پور پیر والا ضلع ملتان، مدرسہ سعیدیہ خانیوال ملتان، راجوارٹ تاندیا نوالہ کشمیر وغیرہ ہر علاقہ میں تعلیمی ادارے ہیں کراچی میں چار ادارے ہیں، جامعہ ابی بکر الاسلامیہ، گلشن اقبال جہاں تخصص کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ دار الحدیث رحمانیہ، مدرسہ اسلامیہ دار السلام، غرباء اہلحدیث کا بحر العلوم سعودیہ علامہ یوسف روڈ کراچی۔

مکتبے :۔ اشاعتی ادارے تقریباً پچاس ہیں جو مسلک اہلحدیث سے متعلق ہیں، جن میں سے مشہور یہ ہیں۔ مکتبہ محمدیہ کراچی، مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ ادارہ ترجمان السنہ لاہور (احسان الٰہی ظہیر)۔ مکتبہ سلفیہ لاہور دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور، گوجرانوالہ، اہلحدیث اکیڈمی لاہور، شیخ محمد اشرف لاہور، مکتبہ علمیہ لاہور، نعمانیہ کتب خانہ لاہور، گوجرانوالہ، اسلامی اکیڈمی لاہور، طارق اکیڈمی فیصل آباد، فاروقی کتب خانہ ملتان، سبحان اکیڈمی لاہور۔ مکتبہ قدوسیہ لاہور .. الدعوۃ السلفیہ لاہور، الاخوان فیصل آباد، مکتبہ سعیدیہ خانیوال آزاد اکیڈمی کراچی، مکتبہ الویہ کراچی، اور مدینہ بھی ایک وسیع دار المطالعہ ہے، جس میں تقریباً پچاس ہزار سے زائد کتب ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اہلحدیث پرچے :۔ ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور (مدیر مولانا احسان الٰہی ظہیر) محدث لاہور (مدیر مولانا عبد الرحمان مدنی) الفیصل فیصل آباد (مدیر محمد خالد یوسف)

پندرہ روزہ: صحیفہ اہلحدیث کراچی (مدیر قاری عبد الحکیم کرم الجلیل جماعت غرباء اہلحدیث) الارشاد جدید کراچی (مدیر عبد الوکیل خطیب۔)

AsliAhleSunnet.com

ہفت روزہ :۔ اہلحدیث لاہور (مدیر ابراہیم کمیرپوری) الاعتصام لاہور (مدیر مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی ۔
الاسلام گوجرانوالہ (مدیر بشیر احمد انصاری)

تبلیغی سرگرمیاں :۔ سال کے بارہ مہینے اور ہر مہینے کے ہر ہفتے میں پاکستان کے کسی نہ کسی حصہ میں وسیع پیمانہ پر اجلاس ہوتے رہتے ہیں جس میں پاکستان بھر کے علماء فضلاء مسلک اہلحدیث کی اشاعت کرتے ہیں۔ بڑے بڑے مقررین کے اسماء یہ ہیں ۔

مولانا محمد حسین، مولانا شاہ بدیع الدین، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا احسان الٰہی ظہیر، مولانا حافظ محمد یحیٰی میر محمدی، مولانا حافظ محمد صدیق صاحب فیصل آباد، پروفیسر سعید عبداللہ صاحب، مولانا حافظ عبداللہ شیخوپوری، مولانا حافظ ابراہیم کمیرپوری، مولانا عبدالرحمٰن سلفی امیر جماعت غرباء اہلحدیث، مولانا عبدالحکیم صاحب مدیر صحیفہ اہلحدیث، مولانا محمد سلیمان جوناگڈھی، علامہ قاری عبدالخالق رحمانی، مولانا کرم الدین سلفی[1] مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب اسلام آباد، مولانا محمد سلیمان انصاری، مولانا ارشادالحق اثری، مولانا قاضی محمد اسلم صاحب سیف فیروزپوری، مولانا محمد اعظم صاحب، مولانا محمد عشار صاحب اور خاکسار محمد یٰسین محمدی وغیرہ وغیرہ

سال میں سب سے بڑی کانفرنس جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں سَو سے زائد علماء شریک ہوتے ہیں۔ اور برابر تین دن تین رات تک اجلاس ہوتا ہے ۔ تقریباً ایک لاکھ کا مجمع ہوتا ہے۔

جماعت اہلحدیث سیاست میں نمایاں حصہ لیتی ہے، تحریک ختم نبوت وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔
اسلامی مشاورتی کمیٹی میں تین افراد اہلحدیث ہیں (۱) مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی (۲) مولانا محمد حنیف ندوی (۳) مولانا عبدالغفار صاحب۔

مرکزی رویت ہلال کمیٹی میں مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی اور صوبائی کمیٹی میں اہلحدیث شامل ہیں
اس وقت میری دو درسی کتابیں زیر تالیف ہیں، دینی رسائل جرائد میں علمی مضامین بھی لکھتا رہتا ہوں۔

سوال :۔ اور کچھ پاکستان کی موجودہ سیاسی سرگرمیاں ؟
جواب :۔ جنرل ضیاء صاحب ایک مخلص مسلمان ہیں اور وہ پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی ملک بنانے کا تہیہ

(بقیہ صد ۱۲ پر)

[1] افسوس کہ حال ہی میں آپکے انتقال کی خبر ملی ہے ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

AsliAhleSunnet.com

عالم اسلام

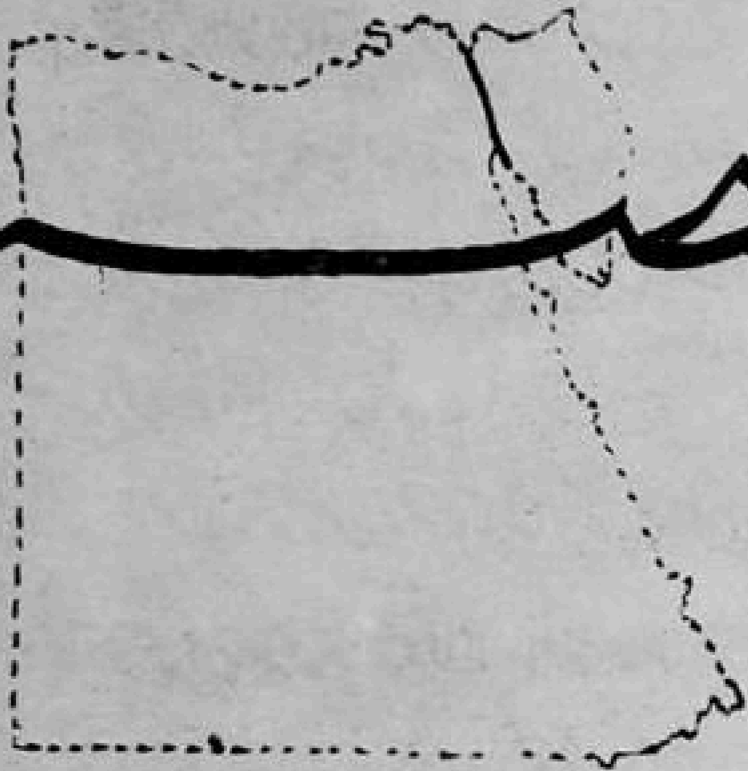

مصر

سادات کے قاتل جبل احمر کی عدالت میں

۶ / اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مصر کے سابق صدر انور سادات، اپنے کابینی رفقاء، محافظ گارڈ، امن فورس اور خفیہ پولیس کے مسلح دستوں کی حفاظتی باڑھ میں بیٹھے بری اور فضائی افواج کی پریڈ کا مشاہدہ کر رہے تھے، ٹینکوں کی قطاریں اور ہوائی جہاز کے غول یکے بعد دیگرے گزر رہے تھے۔ پریڈ اپنے شباب پر تھی، موسیقار فرط مسرت سے ناچ کود رہے تھے اور اچھل اچھل کر گا رہے تھے، ٹیپ کا بند یہ تھا بالروح .... بالدم نفدیک یاسادات ، روح سے ... خون سے ہم قربان ہم پر اے سادات!

اچانک ایک فوجی گاڑی اسٹیج کے بالکل قریب آکر رکی، مصری فوج کے چار مسلح نوجوان نمودار ہوئے، آگے آگے ایک گٹھے ہوئے جسم کا مضبوط اور قد آور نوجوان تھا جس کا چہرہ خوبصورت اور بھرپور داڑھی سے دمک رہا تھا، اس نے اترتے ہی نال کا رخ دشمنانِ اسلام سے حاصل کیے ہوئے تمغوں میں ملبوس صدر سادات کی طرف کر دیا۔ روح اور خون سے قربان ہونے والے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے، وزیر دفاع عبدالحلیم ابوغزالہ زد میں آ رہا تھا، گھبراہٹ میں اس نے گولی سے بچنے کے لیے ہاتھ اوپر اٹھا دیے۔ جوان نے تسلی دی، میں آپ کو نہیں مار سکتا۔ سادات ـ کو مارنا چاہتا ہوں ... اور دوسرے ہی لمحے سادات زمین پر ڈھیر تھے۔ نوجوان قاتل بریگیڈیر خالد احمد اسلامبولی تھا جو توپخانے میں مامور تھا، بقیہ تین یہ تھے۔ (۱) عبدالحمید عبدالسلام عبدالعال (۲) عطا رطائل حمید رحیل (۳) حسین عباس محمد رقیب۔

AsliAhleSunnet.com

اسلامبولی اور اس کے رفقا اس یقین کے ساتھ حملہ آور ہوئے تھے کہ ان کی ایک گولی کے جواب میں سیکڑوں گولیاں چلیں گی، ان کا جسم چھلنی کر دیا جائے گا۔ سادات کو قتل کرتے ہی۔ اور ممکن ہے قتل کیے بغیر ہی۔ انھیں موت کے گھاٹ اترنا پڑے گا، اس یقین کے باوجود انھوں نے مصر کے چہرے سے ذلت و رسوائی کا غازہ دھلنے کی ٹھان لی اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سادات کو کیفر کردار تک پہونچا دیا۔ لیکن کچھ بھی نہ ہوا، نہ گولیوں نے ان کا سینہ چاک کیا، نہ خنجر براں نے ان کی رگِ گردن کاٹی۔ نہ کسی فولادی پنجے نے ان کا گلا گھونٹا۔ بس تھوڑی سی زد و خورد ہوئی اور انھیں گرفتار کر لیا گیا۔

قاتلوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈالنے کے بعد بھگوڑے حکمرانوں کی جوانمردی اور بہادری کے مظاہرے شروع ہوئے عبدالحلیم ابوغزالہ۔ جس کے قوی حملے کے وقت اس طرح شل ہو گئے تھے کہ وہ بھاگنے کی بھی ہمت نہ کر سکا تھا۔ اب یوں گرج رہا تھا۔ "جلد ہی قاتلوں کا کورٹ مارشل کیا جائے گا، مقدمہ کھلی عدالت میں چلے گا، کارروائی تیزی سے ہوگی، زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ دن لگیں گے، پھر قاتلوں کو سزائے موت دیدی جائے گی۔"

پوچھا گیا، کیا اسلامبولی کو گولی ماری جائے گی؟۔ ابوغزالہ نے کہا۔ "یہ شخص گولی نہیں بلکہ پھانسی کے پھندے کا مستحق ہے، میرا اصرار ہوگا کہ اسے بیچ چوراہے پر پھانسی دی جائے اور کم از کم ایک ہفتہ تک اسی طرح لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے۔"

جوش انتقام کے اس طوفان میں ایک فوجی عدالتِ عالیہ تشکیل دی گئی اور عدالتی کارروائی کے لیے صدر سادات کی قتل گاہ کے قریب ہی قاہرہ کے منطقۂ نصر میں واقع جبل احمر کے فوجی کیمپ کا ایک کمرہ منتخب کیا گیا۔ قاتلوں کے علاوہ سازش کے دوسرے شرکا کی فہرست بھی تیار کی گئی اور کل ۲۴ افراد ملزم قرار دیے گئے۔ جن میں اسلامبولی اور اس کے رفقا کے علاوہ مزید ایک شخص عبود زمر بھی فوج سے تعلق رکھتا تھا۔ اسے سادات کے قتل کے بعد اہرام کے علاقے میں پولیس کے ساتھ معرکہ آرائی کے سبب گرفتار کیا گیا تھا۔ باقی ۱۹، افراد سویلین یا نجی شعبوں سے متعلق تھے۔ قتل کے کوئی ڈیڑھ ماہ بعد بروز سنیچر ۲۱ر نومبر ۱۹۸۲ء، ۲۳ر محرم ۱۴۰۲ھ کو عدالت کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ یہ اجلاس اگرچہ مقدمے کی ابتدائی کارروائی کے لیے بلایا گیا تھا۔ مگر کئی اعتبار سے عبرت و بصیرت کا مرقع تھا، کارروائی خفیہ نہیں بلکہ سرعام ہونی تھی، اس لیے صحافیوں، فوٹوگرافروں، ملزمین کے رشتہ داروں، تحافظ پولیس کے جوانوں، اور بہت سے تماشہ بینوں کی ایک بھیڑ جمع ہو گئی تھی، ملزموں کو حاضر کیے جانے کے بعد جب صحافیوں کا ریلا عدالت کے کمرے میں داخل ہوا تو ایک نوجوان نے

AsliAhleSunnet.com

کٹہرے کی سلاخوں سے اپنا ہاتھ باہر نکال کر لہرایا۔ وہ قرآن مجید لیے ہوئے تھا اور زور زور سے نعرے لگا رہا تھا "میں فرعون کا قاتل ہوں۔ میں موت سے نہیں ڈرتا۔" یہ بریگیڈیر خالد اسلامبولی تھا۔

اسلامبولی سارے ملزموں میں سب سے زیادہ بے فکر نظر آرہا تھا، وہ اپنے دوستوں سے کبھی مذاق کرتا اور کبھی معانقہ، ایک بار وہ سڑک کی طرف رخ کرکے کھڑا ہوگیا، اور مذاق کے لہجے میں زور زور سے کہنے لگا۔ "یہاں میرا کوئی رشتہ دار دکھائی نہیں پڑتا، کیا وہ سب گرفتار کر لیے گئے ہیں؟" دوسرے ملزمین بھی پوری بے فکری کے ساتھ آپس میں خوش گپیاں کر رہے تھے۔ وہ اپنے رشتہ داروں کو دیکھ کر ہاتھ سے اشارے بھی کرتے تھے۔

ایک طرف ملزمین کے لطیفے چل رہے تھے اور دوسری طرف عدالت اپنی کارروائیوں میں مشغول تھی۔ وہ ایک ایک ملزم کا نام، عمر، پتہ اور پیشہ پوچھتی اور درج کرتی جارہی تھی۔ انھیں ملزمین میں ہائی اسکول کا ایک اٹھارہ سالہ طالبعلم ناصر احمد دڑ تھا، چیف جج نے اس کی عمر کئی بار پوچھی، کیوں کہ جس شخص کی عمر پورے اٹھارہ برس نہ ہوچکی ہو وہ مصر کے فوجداری قانون کی رو سے نابالغ سمجھا جاتا ہے۔ اس مرحلے کے بعد ملزمین کو ان کی فرد جرم پڑھ کر سنائی گئی جس کی رو سے ملزمین ایسی دفعات کی زد میں آتے ہیں جن کی سزا سزائے موت ہے۔ عدالت کا یہ اجلاس اگرچہ بالکل ابتدائی کارروائی کے لیے منعقد ہوا تھا، تاہم بعض وکلاء صفائی نے بعض اہم قانونی تنقیحات کر ڈالیں، کئی ملزموں نے بتایا کہ انھیں پولیس نے سخت زدو کوب کیا ہے۔ ایک ملزم علی محمد سلاموفی۔ پرنسپل ٹریننگ کالج۔ کے وکیل نے کہا کہ اسے ایسی سخت چوٹیں آئی ہیں کہ وہ اپنا جبڑا نہیں ہلا سکتا۔ وکیل نے مطالبہ کیا کہ سرکاری ڈاکٹر سے اس کا معائنہ کرایا جائے تاکہ چوٹ کی کیفیت اور تاریخ کا تعین کیا جاسکے۔ تمام ملزمین کا متفقہ مطالبہ تھا کہ انھیں الگ الگ قید رکھنے کا سلسلہ ختم کیا جائے۔ اصول الدین کالج کے نابینا استاد ڈاکٹر عمر عبدالرحمٰن نے کہا قید تنہائی سخت اذیت رساں ہے، ہم نماز ادا نہیں کرسکتے اور نہ ایسی قید میں زیادہ دیر تک زندہ رہ سکتے ہیں۔

عدالت کا دوسرا اجلاس ۲ صفر ۱۴۰۲ھ - ۳ نومبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا اور اسی اجلاس سے اصل قانونی جنگ شروع ہوئی۔ سادات کے قومی، قانونی، شرعی اور ذاتی جرائم اس درجہ بھیانک تھے کہ تنہا اس کے قتل پر کوئی قابل ذکر

مجھے فخر ہے کہ میں فرعون ۔ سادات ۔ کا قاتل ہوں ۔ اسلامبولی

AsliAhleSunnet.com

سادات نے قرآن مجید کی ان آیات کی تلاوت جرم قرار دی جن میں یہود کے جرائم کا ذکر ہے

قانونی گرفت نہیں ہو سکتی تھی۔ اس نے اسرائیل کو تسلیم کیا، کیمپ ڈیوڈ کا رسوا کن معاہدہ کیا، مصر کو عربی اور اسلامی برادری سے کاٹ دیا، حج بیت اللہ کے دن اسرائیلی پارلیمنٹ کی زیارت کی، خیر سگالی کے نام پر یہودیوں کے لیے مصر کے دروازے چوپٹ کھول دیے اور دیکھتے ہی دیکھتے مختلف کلبوں کے نام پر یہودی مفسدین کے سیکڑوں اڈے وجود میں آگئے، یہودیوں کی دوستی کے نشہ میں سادات نے یہ سنگین جرأت کی کہ قرآن مجید کی ان آیتوں کی تلاوت جرم قرار دی جن میں یہودیوں کے جرائم ذکر کیے گئے ہیں۔ اس نے درس گاہوں کے نصاب تعلیم سے وہ سارا مواد خارج کر دیا جن سے یہودیوں کی نقاب کشائی ہوتی تھی، اس نے یہودیوں کی آرزوؤں کے مطابق مسلمان بچوں کو مسخ شدہ تاریخ پڑھنے پر مجبور کیا، عیسائیوں کے سب سے بڑے متعصب صلیبی لیڈر انبا شنودہ کو مصر کا لاٹ پادری بنا دیا اور اسے اتنی چھوٹ دی کہ مصر کے عیسائی گرجا پرائیویٹ فوجی بارک بن گئے اور ۱۹۹۵ء تک مصر کو ایک عیسائی ریاست میں تبدیل کر دینے کے منصوبے پر عمل شروع ہو گیا۔ سادات کی شہ پر صلیبی مجاہدین نے الزاویۃ الحمراء میں مسلمانوں کا قتل عام کیا، سیکڑوں زخمی اسپتالوں میں دم توڑتے رہے، مگر سادات سرکار نے ان کا علاج نہیں کرنے دیا، پھر الٹے مسلمانوں ہی کو اس فساد کا مجرم قرار دیکر تمام بڑے بڑے علماء، اسلام پسند لیڈروں، معرکۂ سویز (۱۹۷۳ء) کے مجاہد کمانڈروں اور کئی ہزار سرآوردہ مسلمانوں کو جیل میں ٹھونس دیا۔ داعیانِ اسلام کی سخت تحقیر کی، حتی کہ انھیں کتا کہا، مصر کی تمام مسجدوں کو سرکاری تحویل میں لے لیا اور وہاں اپنے کلمہ پڑھنے والے امام اور خطیب مقرر کر دیے۔

سادات کی بیوی سادات کے روبرو اسرائیلی وزیر اعظم بیگن شہزادہ چارلس، صدر کارٹر وغیرہ سے بوس وکنار کرتی اور ان کے ساتھ ناچتی رہی اور سادات مسکراتا رہا

سادات نے سرکاری خرچ پر مصر کے مختلف شہروں میں صدارتی آرام گاہ کے نام پر متعدد عشرت کدے بنا رکھے تھے۔

AsliAhleSunnet.com

جن پر ۵ لاکھ مصری جنیہ روزانہ خرچ ہوتا تھا، حرام کاری کو فروغ دینے کے لیے وہ اس ذلیل سطح پر اتر آیا تھا کہ اس کی بیوی جیہان سادات اسکندریہ میں اس کے روبرو اسرائیلی وزیر اعظم بیگن کے ساتھ ناچتی اور بوس وکنار کرتی رہی اور وہ کھڑا مسکراتا رہا۔ بیگن ہی نہیں بلکہ برطانوی شہزادے چارلس کے ساتھ بھی یہی کیا اور واشنگٹن میں سابق صدر امریکہ کارٹر کے ساتھ بھی اسی طرح رقص وسرور اور بوس وکنار ہوا۔ بلکہ اس ننگ کردار کے گندے کردار کی فہرست ابھی مزید طویل ہے۔

ان سنگین اور گھناؤنے جرائم کے ساتھ سادات کی حد سے بڑھی ہوئی رعونت، قانون سے بالاتری، قوم کی مسلسل تذلیل وتحقیر اور تباہی وبربادی، پھر حکمراں ادارے کی مجرمانہ خاموشی، سادات کے جرائم پر احتساب سے پہلو تہی، بلکہ اس کے ساتھ کھلے ہوئے تعاون نے اس کے سوا کوئی راستہ ہی نہ چھوڑا کہ اس کے وجود سے سرزمین مصر کو پاک کر دیا جائے۔ عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والوں کو یہ سارے حقائق معلوم ہیں، وہ جانتے ہیں کہ سادات کے خلاف پوری قوم غم وغصہ سے آگ بنی ہوئی تھی، اس لیے سادات کے قاتل پوری قوم کی نگاہ میں مصر کی سلامتی اور وقار کے محافظ، قوم کے نجات دہندہ اور ہیرو ہیں، قتل کا ارتکاب انھوں نے جرم نہیں بلکہ فرض کی حیثیت سے کیا ہے۔ انھیں قتل کا مجرم قرار دے کر انتقامی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا تو قوم کے غیظ وغضب کے پھٹ پڑنے کا اندیشہ ہے، اس لیے ان مدعیان عدل وانصاف نے اسرائیل کے مکار صیہونی یہودیوں اور امریکہ کے متعصب صلیبی عیسائیوں کی مدد سے سادات کے قاتل اور حریت وانصاف کے ان علمبرداروں کے خلاف جو فرد جرم تیار کی اس میں کئی ایسے من گھڑت اجزا شامل کیے گئے جس سے باشندگانِ مصر کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور قاتلوں سے نفرت وکراہت کے بیج بو کر عدل وانصاف کا ناٹک رچایا جا سکے۔ اور صیہونیوں اور صلیبیوں کی حد سے بڑھی ہوئی ہوس خوں آشامی کو اسلام پسندوں کے خون ناحق کی پہلی قسط بطورِ خراج فراہم کی جا سکے، لیکن اس کائنات کی لگام امریکہ اور یہود کے ہاتھ میں نہیں، خدائے واحد قہار کے ہاتھ میں ہے اور اس کے سامنے دنیا کی ساری طاقتیں بے بس ہیں قاتلوں میں سے کسے یقین تھا کہ وہ سادات کو قتل کر کے بچ جائیں گے، مگر اللہ کا فیصلہ تھا کہ زندہ رہیں تو قاہرہ کی ساری قوتِ قاہرہ دھری کی دھری رہ گئی۔

بہرحال۔ چوں کہ سادات کے قتل کے اس پس منظر کی بنا پر قاتلوں کے خلاف کوئی جاندار کیس نہیں بن سکتا تھا اس لیے قتل کے الزام کے علاوہ قاتلوں پر یہ الزامات بھی عائد کیے گئے کہ انھوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی

AsliAhleSunnet.com

حکومت کے ذمہ داروں کے صفایا کرنے کا پلان بنایا تھا، ایک کتابچہ فراہم کیا گیا جس کا نام تھا الفریضۃ الغائبۃ۔
اور اس کے بارے میں سرکاری مفتی سے ان کا نقطۂ نظر معلوم کیا گیا، مفتی نے کتاب کے بعض مقامات سے اختلاف کیا، اسے پریس اور اخبارات میں خوب اچھالا گیا، اس کے بعد مفتی صاحب کے اس بیان کو فرد جرم کی دستاویز میں شامل کرتے ہوئے قاتلوں پر ایک الزام یہ بھی عائد کیا گیا: یہ لوگ دین میں تحریف کرتے ہیں اور قرآن کی غلط سلط من مانی تفسیر کرتے ہیں۔ (ستم ظریفی دیکھیے دین بیزار بلکہ دین دشمن لوگ دین میں تحریف کی دہائی دے رہے ہیں۔)

اب ملزمین پر عائد کیے گئے الزامات کی فہرست یہ ہوئی۔ (۱) سادات کا قتل (۲) انقلاب کی کوشش، (۳) ارکانِ حکومت کے صفائے کا پلان (۴) دین میں تحریف (۵) اور تحریف کے ذریعہ حکومت کے خلاف غلط ہیجان برپا کرنے کی کوشش۔

استغاثہ کے ان الزامات کے متعلق جب ملزموں سے پوچھا گیا کہ انھوں نے ان جرائم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں؟ انھوں نے بیک زبان کہا کہ ہم نے یہ جرائم نہیں کیے ہیں، البتہ سادات کے قتل کے متعلق خالد اسلامبولی نے نہایت جرأت سے کہا کہ جہاں تک سادات کے قتل کا تعلق ہے تو بیشک یہ جرم میں نے کیا ہے اور اس پر مجھے فخر ہے۔ اس پر وکیل صفائی نے مداخلت کرتے ہوئے عدالت سے یہ اپیل کی کہ اسلامبولی سے یہ وضاحت طلب کی جائے کہ اس نے ارتکاب جرم کا جو اعتراف کیا ہے اس کا تعلق اس واقعہ کے صرف مادی پہلو سے ہے یا یہ کہ وہ شرعی اور قانونی حیثیت سے بھی اپنے آپ کو مجرم سمجھتا ہے۔ اسلامبولی نے کہا کہ وہ مجرم نہیں ہے۔

دوسرے اور تیسرے الزام کی تردید کرتے ہوئے اسلامبولی نے کہا کہ سادات پر حملہ کے وقت وزیر دفاع جنرل ابوغزالہ میری بندوق کی زد میں تھا اور اس نے بچنے کے لیے ہاتھ بھی اٹھا لیا تھا، لیکن میں نے اس سے کہا کہ میں آپ کو نہیں صرف اس کتے۔ سادات۔ کو مارنا چاہتا ہوں۔ اسی طرح عبدالحمید نے کہا کہ موجودہ صدر حسنی مبارک میری زد میں تھے لیکن میں نے قصداً ان پر حملہ نہیں کیا، کیوں کہ ہمارا ٹارگٹ نہ صرف سادات تھا۔ (اس وقت مبارک اور ابوغزالہ سادات کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔)

ان دونوں کے بیان پر وکلاء صفائی نے مطالبہ کیا کہ جنرل ابوغزالہ کو عدالت میں بلا کر گواہی لی جائے اور مبارک سے بھی تحریری گواہی حاصل کی جائے، لیکن عدالت نے کسی وجہ جواز کے بغیر یہ دونوں مطالبے مسترد کر دیے۔

AsliAhleSunnet.com

چوتھے اور پانچویں الزام کی تردید کرتے ہوئے وکلاء صفائی نے مصر کے سابق وزیر اوقاف کو اور موجودہ اسمبلی کے ایک رکن کو اور دیگر چند بڑے علماء کو مدعو کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ اس بات کی تحقیق ہو سکے کہ کن بچے کے مشمولات کو دین میں تحریف قرار دینے کی حقیقت کیا ہے۔ مگر عدالت نے یہ مطالبہ بھی مسترد کر دیا۔

پہلے الزام۔ قتل سادات۔ کے سلسلے میں وکلاء صفائی نے کہا کہ اس کا مادی پہلو طے شدہ ہے کہ اسلامبولی قاتل ہے، اس لیے اس کے مادی پہلو پر بحث کا سوال نہیں، سوال صرف یہ ہے کہ سادات کا قتل شرعاً اور قانوناً جرم ہے یا نہیں؟ وکلاء صفائی کا دعویٰ ہے کہ یہ جرم نہیں، کیونکہ سادات نے اسرائیل سے دوستی اور کیمپ ڈیوڈ کے معاہدے سے لیکر الزاویۃ الحمراء کے قتل عام تک جو روش اپنا رکھی تھی اور مصر کی تباہی، معززین اہل اسلام کی تذلیل، اندھا دھند گرفتاری، تشدد اور مکمل زباں بندی کے جو پے در پے اقدامات کر رکھے تھے وہ قتل کے لیے کافی وجہ جواز کا درجہ رکھتے ہیں۔ وکلاء صفائی نے واضح کیا کہ مقدمہ قاتلوں پر نہیں سادات کی سیاست پر چلے گا۔

یہ طے کرنے کے لیے کہ سادات کے اقدامات سیاسی اور دینی حیثیت سے جرم تھے یا نہیں، وکلاء صفائی نے کئی ماہر سیاستدانوں اور چوٹی کے علماء کو مدعو کرنے کا مطالبہ کیا۔ سیاستدانوں میں دو سابق وزرائے خارجہ اسماعیل فہمی اور محمد ابراہیم کامل خاص طور پر قابل ذکر ہیں، فہمی نے ۱۹۷۷ء میں سادات کے دورہ اسرائیل کے فیصلہ پر اور کامل نے ۱۹۷۸ء میں کیمپ ڈیوڈ بات چیت کے دوران استعفا دیدیا تھا۔ علماء میں سرکاری پلیٹ فارم سے شیخ الازہر عبدالرحمن بیصار، شیخ محمد متولی شعراوی، شیخ جاد الحق علی مفتی مصر، اور قومی پلیٹ فارم سے شیخ احمد محلاوی، شیخ عبدالحمید کشک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (دونوں آخر الذکر علماء سادات کے شدید نکتہ چینوں میں سے تھے۔ عدالت نے وکلاء کا یہ مطالبہ بھی مسترد کر دیا۔ ہر سوجھ بوجھ رکھنے والا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے وکلاء صفائی کے ان مطالبات کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ مگر ؎

بگڑتی ہے جس وقت ظالم کی نیت نہیں کام آتی دلیل اور حجت

ان مطالبات کے علاوہ وکلاء صفائی نے مصری قوانین کی روشنی میں عدالت کی کارروائیوں اور خود عدالت کی آئینی حیثیت دونوں کو چیلنج کیا ان کے دلائل حسب ذیل تھے۔ (۱) جس قانون کے تحت ملزمین پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے وہ قانون خود باطل ہے، کیوں کہ یہ قانون مصری دستور کی اس بنیادی دفعہ کے خلاف ہے کہ اسلامی شریعت مصری

AsliAhleSunnet.com

قانون سازی کا بنیادی مأخذ ہو گی۔

(۳) استغاثہ کے بیان کے مطابق مصری وزیر دفاع۔ ابو غزالہ، جواب وزیر دفاع نہیں۔ اس مقدمہ کا ایک فریق ہے، اور خود ابو غزالہ ہی نے خصوصی عدالت کی تشکیل کی ہے۔ حالانکہ فریق مقدمہ کو عدالت تشکیل کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اس لیے یہ عدالت غیر قانونی ہے۔

(۴) خصوصی فوجی عدالت کی تشکیل اس لیے بھی باطل اور غیر قانونی ہے کہ ملزمین میں صرف تین شخص ہی فوجی ہیں۔

(۵) استغاثہ کے دعوے کی نوعیت کے پیش نظر دستور اور قانون کی رو سے فوجی عدالت اس کیس کی سماعت کا اختیار نہیں رکھتی کیوں کہ سادات کا قتل مسلح افواج کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے نہیں بلکہ صدر جمہوریہ کی حیثیت سے کیا گیا تھا، اس لیے کہ قتل کا سبب ان کے فوجی نہیں بلکہ سیاسی اقدامات تھے، جو بحیثیت کمانڈر انچیف نہیں بحیثیت صدر کیے گیے تھے۔ مزید علامت یہ ہے کہ قتل کے وقت وہ فوجی وردی کے بجائے سویلین لباس میں تھے۔ اسی طرح جائے واردات مسلح افواج کی کوئی مستقل قیام گاہ نہیں تھی۔

(۶) خالد اسلامبولی کے ساتھ کی گئی تحقیقات باطل ہیں، کیوں کہ فوجی وکالت نے اس کے دستاویزی بیان میں تحریف کر دی ہے۔ بعض دوسرے ملزمین کے ساتھ کی گئی تحقیقات بھی باطل ہیں۔ کیوں کہ تحقیق کے دوران انھیں جسمانی اذیتیں پہنچائی گئی ہیں۔

وکلاء کے ان دلائل میں وزن ہے، فوجی عدالت ان کی تردید نہ کر سکی مگر وہ انھیں تسلیم کرنے پر بھی تیار نہ ہوئی۔ وکلاء نے عدالت کی مسلسل ہٹ دھرمی اور انصاف کے تقاضوں سے مسلسل گریز پر عدالت کے بائیکاٹ کا اعلان کیا، دوسری طرف عدالت نے وکلاء کے اس فیصلہ پر پچاس جنیہ جرمانہ عائد کیا اور عدالت کا دوسرا اجلاس ختم ہو گیا۔ خاتمۂ اجلاس پر عدالت نے فیصلہ کیا کہ آئندہ مقدمہ کی کارروائی بند کمرے میں ہوا کرے گی۔

۳۰ر نومبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہونے والا عدالت کا یہ دوسرا اجلاس پہلے اجلاس کے برعکس ملزمین کے نعروں سے خالی تھا، البتہ خاتمۂ اجلاس سے کچھ پہلے اسلامبولی نے اپنے کٹہرے میں کھڑے ہو کر صحافیوں وکلاء اور گواہوں کے درمیان تقریباً چیخ کر کہا کہ تم لوگ قیدی ہو، ہم آزاد ہیں۔ میں آزادی کی زندگی گزار رہا ہوں۔ اماجان! غم نہ کرنا جنت میں ملیں گے، ہم جنت میں جا رہے ہیں، بے خوف اور بے غم، اور اس کی ماں نے کہا۔ آمین

AsliAhleSunnet.com

وکلاء نے بائیکاٹ کے فیصلے کے علاوہ دوسرے اجلاس کے بعد صدر حسنی مبارک سے ملنے کی بھی خواہش ظاہر کی تاکہ عدالت کو انصاف کے تقاضے پورے کرنے پر آمادہ کیا جاسکے۔ لیکن حسنی مبارک نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا جس کا تقاضا تھا کہ بائیکاٹ میں مزید سختی برتی جائے، مگر وکلاء نے بائیکاٹ کا فیصلہ واپس لے لیا شاید اس لیے کہ انصاف کی آڑ میں اگر خونِ ناحق کے چھینٹے اڑائے جائیں تو قوم کے سامنے حقیقت بے پردہ کی جاسکے اور ممکن ہے حکمراں طبقہ بھی قومی احتساب کے خوف سے اپنے عزائم پر نظرِ ثانی کرے۔

دوسرے اجلاس کے بعد سے مقدمہ کی کارروائی خفیہ طور پر چل رہی ہے۔ استغاثہ کے گواہوں کے بیانات اور ان پر بحث کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ وکلاء صفائی کی تعداد ابتدائی دو جلسوں میں چالیس تھی، مگر اب مزید کئی وکلاء جیل سے رہا ہو کر اس صف میں شامل ہو گئے ہیں، پردہ دری کی مکمل کوشش کے باوجود کئی باتیں آؤٹ ہو چکی ہیں۔ مثلاً سادات کے قتل کے چند دن بعد خالد اسلامبولی کو ایک تصویر میں دکھلایا گیا تھا کہ وہ گدے پر بے سدھ پڑا ہے اور اسے آکسیجن کی نلکیاں لگی ہیں وہ خاصے لمبے وقفہ تک بے ہوش تھا اور اس سے کوئی بیان نہیں لیا جاسکتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ وہ حملے کے دوران جوابی فائرنگ میں زخمی ہوا تھا، مگر اب ثابت ہوا ہے کہ اسے واردات کے وقت محافظ دستے کی کوئی گولی نہیں لگی تھی۔ اسے گرفتاری کے بعد نہایت ہی درندگی کے ساتھ زدوکوب کیا گیا تھا . . . . عدالت کی خفیہ کارروائی کا ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس درندگی کو چھپایا جائے۔

اسی طرح یہ بھی واضح ہوا ہے کہ واردات کے وقت بعض دوسرے ملزمین کو جو چوٹیں آئی تھیں وہ سادات کے حفاظتی گارڈ کی گولیوں سے نہیں آئی تھیں۔ کیوں کہ صدر کے محافظ دستہ کے ہتھیار کارتوسوں سے خالی تھے، اس لیے وہ فائرنگ کر ہی نہیں سکتے تھے، مغربی ملکوں میں اس واقعہ کی جو تفصیلات ٹیلی ویژن پر دکھلائی گئی ہیں، ان سے واضح ہوتا ہے کہ حملہ آوروں پر جوابی فائرنگ امریکی سفیر کے محافظ دستے نے کی تھی، صدر کے محافظ دستہ نے نہیں کی تھی۔ یہ بات مغربی پریس نے بڑے زور شور سے اچھالی ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو ممکن ہے انھیں رسوائیوں سے بچنے کے لیے کارروائی بند کمرے میں کی جا رہی ہو۔

مقدمہ کے تعلق سے دو باتیں اور قابلِ ذکر ہیں (۱) غیر ملکی اخباری نمائندوں نے اپنے مراکز کو یہ رپورٹ بھیجی ہے کہ اسرائیلی وزیر دفاع اریل شارون نے مصری حکمرانوں سے بات چیت کے دوران اس مسئلہ کو بھی چھیڑا ہے، اور فیصلے میں

AsliAhleSunnet.com

جو تاخیر ہو رہی ہے، اس پر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اسرائیل سادات کے قتل کے قضیئے کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور ان "انتہا پسند مسلمانوں" کے متعلق عدالت کا جو فیصلہ ہوگا اسی کی روشنی میں اسرائیل یہ طے کرے گا کہ وہ کیمپ ڈیوڈ معاہدہ پر عمل کرے یا نہ کرے، جن میں سرفہرست صحرائے سینا کے انخلا کا مسئلہ ہے۔ اگر یہ رپورٹیں صحیح ہیں تو صحرائے سینا سے واپسی کی اسرائیلی تیاریاں اس بات کی علامت ہیں کہ مصر اس مقدمے میں اسرائیل کی مرضی پوری کرنے کے لیے تیار رہا ہے۔

(۳) قاہرہ میں یہ خبر عام طور پر گشت کر رہی ہے کہ عدالتی کارروائی کے دوران خالد اسلامبولی نے اپنی جیب سے سادات کی بیوی جیہان سادات کی کچھ ایسی تصویریں نکالیں جن میں وہ اسرائیل کے سابق وزیر دفاع وائزمان کے ساتھ ناچ رہی تھی۔ پھر کچھ ایسی تصویریں نکالیں جن میں وہ ایک اسپینی موسیقار جولیو اگلاسیوس کے ساتھ ناچ رہی تھی۔ اسلامبولی نے عدالت کو یہ تصویریں دکھلاتے ہوئے کہا، اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ میں نے سادات کو کیوں قتل کیا تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کیا یہ شخص ایک اسلامی ملک کا مسلمان حکمران تھا؟ آپ کہتے ہیں کہ دستور میں صراحت کی گئی ہے کہ ہم شریعت اور قرآن پر عمل کریں گے، لیجیے اچھی طرح جان لیجیے کہ ہم نے اس شخص کو کیوں قتل کیا ہے۔

وکلاء نے طے کیا تھا کہ وہ سادات کی سیاست کے خلاف مقدمہ چلائیں گے اور ثابت کریں گے کہ وہ شرعاً اور قانوناً واجب القتل تھا اور اس کے قاتل مجرم نہیں۔ آثار بتلاتے ہیں کہ وہ مقدمہ کا رخ اس طرف پھیرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ دیکھیے فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ کیوں کہ ؎

کسی کا شعلۂ فریاد ہو ظلمت رُبا کیوں کر ؛ گراں ہے شب پرستوں پر سحر کی آسماں تابی

مضمون کی کتابت مکمل ہو چکی تھی کہ خبر آئی۔ پانچ افراد کی سزائے موت کا فیصلہ صادر ہوا ہے۔

مُلکِ شام کے دردناک حالات!

پچھلے شمارے میں ہم نے ملک شام کے سنگین حالات کا مختصر خاکہ پیش کیا تھا، اب وہاں کے حکمرانوں کی سفاکی درندگی اور ہولناک بربریت کے کچھ اور واقعات سامنے آ گئے ہیں، عورتیں، بوڑھے بچے، نہتے، کمزور، مجبور یا تو قید و قتل کا شکار ہو رہے ہیں یا بھاگ کر پڑوس کے ملکوں میں پناہ لے رہے ہیں، دنیائے اسلام کے چوٹی کے محدث علامہ ناصر الدین البانی

AsliAhleSunnet.com

کسی طرح جان بچاکر دمشق سے اردن وغیرہ ہوتے ہوئے خلیج پہونچ گئے ہیں، تن پر لباس کے سوا کچھ نہیں، معلوم نہیں ان کے خاندان کا کیا حشر ہوا۔ حال ہی میں ایک جیل کی قیدی عورتیں کسی نہ کسی طرح ایک خط دنیا کے غیرت مند مسلمانوں کے نام بھیجنے میں کامیاب ہوگئی ہیں، جو شامی درندوں کے لرزہ خیز مظالم کی بولتی ہوئی تصویر ہے، خط کا ترجمہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ہم نے کتنے ہی خطوط لکھے، اپنے صبر سے، اپنے آنسوؤں سے، اپنے خون سے لکھے اور ہواؤں کے دوش پر بھیجے، ممکن ہے کسی سننے والے کے کان میں پڑ جائے، ہم کاغذ پر حروف نہیں بھیج سکتے تھے۔ ہم نے آہیں بھیجیں رات کی تاریکیوں میں چیخیں بلند کیں۔ لیکن ہماری تاریکی میں ہماری کون سن سکتا تھا، ہماری آوازیں سیاہ دیواروں اور فولادی سلاخوں سے آگے نہیں بڑھ پاتی تھیں۔ ہمارے رب نے ہم پر رحم کیا، اور ہمارے لیے یہ سطریں بھیجنی ممکن ہوگئیں۔

ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کا عکس ہم ان سطروں میں دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہیں، جیل خانہ ہماری چادر ہے ہم دن رات طرح طرح کے عذاب توڑے جارہے ہیں، جلاد ہمارے پاس شراب کے نشے میں چور وحشی بنے ہوئے آتے ہیں۔ کاش جس طرح انھوں نے کوڑے اور بجلی کے جھٹکوں سے ہماری سزاؤں کا آغاز کیا تھا ویسے ہی سزا دیتے رہتے، کاش! ہماری بہن جب سزاؤں سے جانبر نہ ہوکر دم توڑ رہی تھی یہ جلاد اسے ویسے ہی مرنے دیے ہوتے اور اس کی عصمت دری نہ کی ہوتی۔ کاش ہم اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتیں اور بھولی بسری ہوچکی ہوتیں۔ مریم عذرا نے یہ کلمہ کسی سزا اور انسانی دشمنوں سے سابقہ کے بغیر ہی کہا تھا۔ جبکہ ان کی کوکھ میں پروردگار کی طرف سے ایک روح ڈالی گئی تھی۔ لیکن ہم کیا کہیں؟ ہم کون سی دعا کریں؟ ہم دنیا کو چیخ کر بلا رہی ہیں کہ ہمیں عذاب سے بچاؤ! ہم اپنی اونچی آواز سے، اپنے ہاتھ پاؤں سے اپنے ایک ایک ذرے سے چیخ رہی ہیں، پکار رہی ہیں، خون کا ہر قطرہ، رگ کی ہر دھڑکن، اور چڑھتی اترتی ہوئی ہر سانس چیخ رہی ہے، ہائے معتصم ... ہائے معتصم !... یہ پکار صرف ایک عورت نے لگائی تھی، لیکن بہت سے لوگوں نے لبیک کہا تھا، یہاں ہم سیکڑوں عورتیں ہیں، جنھیں کینہ توز طاغوت میں لیے ہیں، سیکڑوں ہیں جنھیں کچلا جارہا ہے، ہر لحظ ہزار بار قتل کیا جارہا ہے مگر موت نہیں آتی ..... کیا ہے کوئی معتصم ! .. کیا ہے کوئی معتصم !... کیا ہے کوئی مسلمان! جو کچلی جانے والی عورتوں کی مدد کرے؟ ... ہائے پروردگار کسے پکاریں، ہم بہت دن جیتی رہ گئیں دن گزرے، ہفتے گزرے، مہینوں پر مہینے گزرے، مجرموں کا خون ہماری کوکھ میں بچہ بن کر پل رہا ہے۔ ہائے ہم کیا کریں؟ ہائے پروردگار! ہماری آواز کسی نے نہیں سنی تو ہی رحم کر۔ بھائیو! ہم یہ نہیں چاہتیں کہ تم ہمیں چھڑالو۔

AsliAhleSunnet.com

ہنیں بلکہ ہم پر جیل خانہ ڈھا دو، ہمیں فتویٰ دو، ہم خودکشی کرلیں، اور ہمارے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے بھی قتل کر دیں۔ اب ہم میں برداشت کی طاقت نہیں۔ نہ رات سکون لاتی ہے نہ دن ہماری زندگی کے اندھیرے کو روشن کرتا ہے۔

اے عالم! جاگ! تو بہت سو چکا، تو بہت سو چکا، اور ہم جانتے ہی نہیں کہ نیند کیا ہے؟۔

اے عالم! جاگ! تجھے ایک دن اللہ کے سامنے کھڑے ہونا ہے، تیرا پروردگار پوچھے گا کہ تو نے کیا کیا؟ جس کی عصمت دری کی جارہی تھی اس کے لیے کیا کیا؟ جو بجلی کے جھٹکے کھا کھا کر عقل و ہوش کھو چکی تھی اس کے لیے کیا کیا؟ جس کا پردہ چھین کر جس کے کپڑے نوچ کر، چھت میں پاؤں باندھ کر، الٹے لٹکا کر لوہے کی بھاری سلاخوں سے مارا جارہا تھا۔ جس سے اس کی عقل جاتی رہی اور نہ جانے کتنے گھنٹوں تک اسی حالت میں پڑی رہی اس کے لیے کیا کیا؟۔

اے مسلمانِ عالم! جب تیری بہن چرخی میں پیٹی جارہی تھی، اس پر کوڑے برس رہے تھے، اس کے قدم سوج رہے تھے، اس کے ہوش اڑ رہے تھے اور کوئی فریاد سننے والا نہ تھا، اس وقت تو نے کیا کیا؟

جس عورت کا شوہر اس کی آنکھوں کے سامنے پیٹا جارہا تھا جس کا خون مدد کے لیے پکار رہا تھا، اور کسی نے آواز نہ سنی تو پھٹ کر کپڑوں پر ابل پڑا، اس کے لیے تو نے کیا کیا؟

اس عورت کے لیے تو نے کیا کیا؟ جس کا گوشت ۳۶ وحشی درندوں نے نوچا، اس کے بعد وہ موت و حیات کی کشمکش میں اسپتال لے جائی گئی...... تو نے کیا کیا؟..... تو نے کیا کیا؟۔

کیا جواب دوگے؟ اور کہاں سے جواب لاؤ گے؟ جبکہ اب بھی تم سو رہے ہو؟ اے عالم جاگ! ہمیں آگ سے نکال! ہمیں اتھاہ سمندر سے نکال! رگیں سوکھ چکی ہیں، نہ دن ہے نہ روشنی ہے.... وحشت کی دور افتادہ وادی میں تاریکی کے اتھاہ سمندر میں ہم چیخ رہی ہیں، راستہ ڈھونڈ رہی ہیں..... ہے کوئی کرن؟... ہے کوئی کرن؟...

طاغوت کی جیل میں سزاؤں سے دوچار۔ آپ کی بہنیں

اور جیالے جاگ اٹھے

کمیونسٹ نصیریوں کے ان لرزہ خیز مظالم پر ابھرنے والی چیخ نے بالآخر اسلام کے سوتے ہوئے شیروں کو جگا دیا ہے۔ ڈھائی برس قبل جب سے جلاد شامی حکمرانوں نے اسلام پسندوں کے صفایے کی مہم شروع کی تھی تب سے فریقین میں ہونے والے اکا دکا تصادم اور کچھ ماہ سے جاری قتل عام کا ردعمل بڑے بڑے دھماکوں کے بعد ۲ فروری سنہ ۱۹۸۲ء سے گھمسان کی جنگ میں تبدیل ہو چکا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

شام کے نہتے مسلمان، دنیا کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ روسی ہتھیاروں سے لیس شامی جلادوں کو کئی جگہ پیٹ چکے ہیں شہر حماۃ سب سے بڑا جنگی محور ہے۔ شامی حکومت اس شہر کے متعلق ہذیانی خبریں نشر کر رہی ہے۔ مگر دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے اصل حقائق سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ تفصیلات کی گنجائش نہ ہونے کے سبب صرف ایک خبر پر ہم اکتفا کرتے ہیں۔

۵ ار فروری کے اخبارات نے فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کے حوالے سے لکھا ہے کہ شام۔ ترکی سرحد پر شامی فوج کی بٹالین ہتھیاروں بمیت مجاہدین سے جا ملی ہے ۱۳۰ کلومیٹر لمبے حلب۔ حماۃ روڈ کے بڑے حصے پر مجاہدین کا قبضہ ہے۔ حماۃ کی واپسی کی ہر سرکاری کوشش ناکام ہو چکی ہے۔ حکومت نے حماۃ کے قلعے میں چھاتہ بردار فوج اتارنی چاہی، مگر انقلابیوں نے ان کا صفایا کر دیا۔ حلب ریڈیو اسٹیشن پر بھی ان کا قبضہ ہے۔ البتہ سراقب کے شہر میں سرکاری فوج نے مجاہدین کے طاقت رسانی کے مرکز پر ضرب لگائی ہے۔ مشاہدین کا کہنا ہے کہ مجاہدین کے فراواں ہتھیار ان کے عزائم کا پتہ دیتے ہیں۔ ادھر دمشق، حلب اور لاذقیہ میں خود مسلح افواج میں باہم گولہ باری ہو چکی ہے۔ اردنی سرحد پر واقع شامی شہر درعا میں بھی بغاوت کے آثار پائے جاتے ہیں۔

●●●

لا ـــ یا ـــ لے

محدث ماہ فروری ۱۹۸۲ء کے شمارے میں صفحہ ۵۵ پر علامہ اقبال کا ایک شعر اس طرح درج ہے۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی

کئی اصحاب ذوق نے توجہ دلائی ہے کہ یہاں "لے ساقی" نہیں "لا ساقی" ہونا چاہیے۔ ہم ان حضرات کی نگہ التفات کے شکرگزار ہیں، اور آگے پیچھے کے اشعار درج کر کے فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ اشعار یہ ہیں ؎

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی

کٹی ہے رات تو ہنگامہ گستری میں تری
سحر قریب ہے اللہ کا نام لے ساقی

AsliAhleSunnet.com

جماعت و جامعہ

کیرالا اہلحدیث کانفرنس

ملک کا انتہائی جنوب مغربی صوبہ کیرالا تحریکِ اہلحدیث کا ایک اہم مرکز ہے۔ یہاں مختلف داروں سے تعلق رکھنے والی چار اہلحدیث تنظیمیں ہیں (۱) ندوۃ المجاہدین۔ عوامی تنظیم (۲) کیرالا جمعیۃ العلماء۔ علماء اہلحدیث کی تنظیم (۳) اتحاد الشبان المجاہدین۔ اہلحدیث نوجوانوں کی تنظیم۔ (۴) حرکتہ الطلبۃ المجاہدین۔ طلبہ کی تنظیم۔ یہ چاروں تنظیمیں زندگی کے مختلف شعبوں میں بڑی سرگرمی کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ ہر تین سال پر ان تنظیموں کی طرف سے اجتماعی طور پر ایک بین الاقوامی پیمانے کا اجتماع ہوتا ہے، اس سال ۲۵ ر سے ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء تک اجتماع ہوا، جو منفرد حیثیت کا حامل تھا۔ عرب ممالک کے بڑے بڑے علماء اور شیوخ نے شرکت کی۔ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کی تربیت کے باقاعدہ انتظامات تھے۔ علمی نمائش میں تحریک اہلحدیث کے عہد بہ عہد کارناموں کا تعارف کرایا گیا تھا۔ عربی مدارس کے طلبہ اور ذمہ داروں کے وفود خصوصی مہمان تھے۔ جامعہ سلفیہ سے ناظم اعلیٰ محترم مولانا عبد الوحید صاحب سلفی، مولانا عبد الرحمان صاحب رحمانی مبارکپوری۔ شیخ انیس الرحمان صاحب اعظمی اور تین طالب علموں نے شرکت کی۔ عام حاضرین کا تخمینہ ۴ لاکھ کا ہے۔ یہ اجتماع ہر پہلو سے کیرالا کے اہلحدیثوں کی اسلامی حرارت وحمیت کا جیتا جاگتا ہوا ثبوت ہے۔

جامعہ میں مہمانوں کی آمد

۲۰ ر فروری ۱۹۸۲ء کو عالم اسلام کے مشہور داعی و مفکر اور مولف، علامہ یوسف قرضاوی حفظہ اللہ سرِ شام جامعہ سلفیہ تشریف لائے، آپ کے ہمراہ قطر یونیورسٹی کے مزید تین اساتذہ تھے۔ جامعہ نے بڑی گرمجوشی سے اپنے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مہمانوں نے جامعہ کے تمام شعبوں کا معائنہ کیا اور بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ علامہ قرضاوی نے بار بار فرمایا کہ مجھے اس جامعہ کو دیکھنے کا عرصہ سے اشتیاق تھا اور میں اسے دیکھ کر بے حد مسرور ہوں۔ عشاء اور مغرب کے درمیان فوری طور پر ایک جلسہ منعقد ہوا اور چاروں مہمانوں نے

AsliAhleSunnet.com

طلبہ کو خطاب کیا۔ علامہ قرضاوی کی تقریر سب سے مفصل تھی۔ موصوف نے بڑے پرجوش لب و لہجہ میں دعوت الی ال
کے موضوع پر مختلف نکات کی توضیح کی۔

۲۱ ر فروری ۱۹۸۲ء کو نماز عصر ختم ہوئی ہی تھی کہ بالکل اچانک جامعہ ام القریٰ۔ مکہ یونیورسٹی۔ کے کلیۃ الشریعۃ
والدراسات الاسلامیہ کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالوہاب ابراہیم ابوسلیمان تشریف لائے۔ مسجد سے نکلنے والے طلبہ اور اسا
فوراً استقبالیہ جلوس میں تبدیل ہوگئے۔ آپ نے کار سے اترتے ہی نصاب تعلیم طلب کیا۔ اور مہمان خانے میں بیٹھتے ہی طلبہ
سے کتابی و علمی سوالات شروع کر دیے اور گھنٹوں انھیں سے سوال و جواب کرتے رہے۔ مغرب سے کچھ پہلے واپس ہوئے
چلتے چلتے کتب خانہ بھی دیکھا اور طلبہ سے کیے گئے سوال و جواب پر بار بار اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

۲۲ ر فروری کو چاشت کے وقت مزید تین مہمان تشریف لائے (۱) ڈاکٹر عبداللہ قادری، پرنسپل کلیۃ ال
مدینہ یونیورسٹی (۲) شیخ صالح عبداللہ المحیسن سابق پرنسپل کلیۃ الدعوۃ واصول الدین مدینہ یونیورسٹی۔
(۳) ڈاکٹر محمد ابراہیم احمد علی یمیر عبداللہ، پرنسپل کلیۃ الدعوۃ واصول الدین جامعہ ام القریٰ۔ مکہ یونیورسٹی۔

آپ حضرات نے عصر تک قیام کیا اور جامعہ کے تمام شعبہ جات کا معائنہ کیا، ڈاکٹر قادری اور ڈاکٹر محمد ابراہیم
پہلی بار تشریف لائے تھے اور جامعہ دیکھنے کے بے حد مشتاق تھے۔ عصر کی اذان اور نماز کے دوران شیخ صالح نے چند کلمات
نصیحت ارشاد فرمائے۔

۲۳ ر فروری کو کوئی گیارہ بجے مولانا تقی امینی صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی (علیگڑھ) جامعہ میں تشریف لا
اور مختلف موضوعات پر گھنٹوں تبادلہ خیال ہوا۔ آپ کی باغ و بہار شخصیت کی میزبانی کا شرف جامعہ کو کئی بار حاصل
ہو چکا ہے۔

۲۴ ر فروری کو مولانا اخلاق حسین قاسمی اور مفتی ضیاء الحق صاحب دہلوی تشریف لائے۔ مفتی صاحب پہلی بار
جامعہ تشریف لائے تھے اس لیے بڑی تفصیل سے اس کے در و بام کا جائزہ لیا۔

جوارِ رحمت میں

۳۰ ر ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ ۲۴ / ۲۵ ر فروری ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب
کو جماعت کی ایک اور چیدہ شخصیت مولانا محمد احمد صاحب ناظم اعلیٰ
جامعہ فیض عام مئو نے تقریباً سوا دس بجے رات میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرے دن تین بجے

AsliAhleSunnet.com

ائی قبرستان میں سپرد خاک کیے گئے۔ شرکا رجنازہ کا ہجوم اتنا زبردست تھا کہ قبر کی کھودی ہوئی ساری مٹی ختم ہوگئی
ر ابھی مٹی دینے والے باقی رہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۹۲ برس تھی۔

علم کے مختلف سرچشموں سے سیرابی کے بعد آپ نے دیوبند سے فراغت حاصل کی تھی اور وہاں کے چوٹی کے علماء۔ مولانا
رشاہ کشمیری، مولانا شبیر احمد عثمانی وغیرہم سے کسب فیض کیا تھا۔ آپ کی فکری ہمواری میں حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری
ہ اللہ کی عنایت کا خصوصی دخل تھا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے تجارت کی راہ اختیار کی اور کچھ ہی عرصہ بعد آپ پر نظامت
بار بھی ڈال دیا گیا، آپ ان دونوں مصروفیات کے باوجود علمی اور فنی مہارت میں چوٹی کو پہونچے ہوئے تھے۔ فقہ
نطق اور فلسفۂ قدیم میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ اور حساب تو آپ کے گھر کی لونڈی تھی۔ دیوبند کے زمانۂ طالب علمی میں بھی فرائض
ے پیچیدہ حسابات آپ کے حوالے کیے جاتے تھے

مدرسہ فیض عام کی نظامت کے ساتھ ساتھ عمر بھر آپ مئو کے مشہور عصری ادارہ مسلم انٹر کالج کے بھی منیجر رہے۔ عمر عزیز
ے آخر کا کوئی بائیس تیئیس برس کا عرصہ دنیا کے سارے کاروبار ترک کرکے جامعہ فیض عام کی خدمت میں اس کی چہار دیواری
ے اندر مقیم رہ کر گزارا اور یہیں سے عالم جاودانی کو سدھارے۔ رحمہ اللہ ونور ضریحہ وتقبل حسناتہ
تجاوز عن سیئاتہ۔

جامعہ اثریہ دار الحدیث مئو سے ہمارے محترم مولانا مشتاق احمد صاحب شوق صدر شعبۂ فارسی نے ایک منظوم تاریخ وفات
کہی ہے، جو درج ذیل ہے۔

فیض عام کے مخلص ناظم | مولوی احمد قوم کے خادم
ے گئے سب کو داغ جدائی | پائیں کہاں اب ایسا عالم
نجیدہ، خود دار، جفاکش | عزم کے پختہ ذہن کے سالم
نطق آپ کے گھر کی کنیز تھی | فلسفہ آپ کے در کا خادم
لبہ کے وہ باپ تھے گویا | شفقت ان کی دل پر حاکم
وتے ہیں سب یاد میں انکی | بھولیں کیسے ان کے مراحم

ثروت ہم نے آپ کی دیکھی | بے شبہ تھے وقت کے حاکم
کوئی مصیبت سر پر آئی | صبر و تحمل آپ کے خادم
سردی دیکھی گرمی دیکھی | ہنس کے اٹھائے کوہ مظالم
تھے مشفق استاد ہمارے | شوق دعائے خیر ہے لازم
بخش خطائیں ساری انکی | اے دربار جزا کے حاکم
تربت کو گلزار بنا دے | کوئی نہ ہو تکلیف مزاحم

سب کی زباں پر شوق ہے جاری سالِ رحلت ناظم ناظم
۸۲ ۶۱۹

ہماری نظر میں

نام کتاب :۔ صلی اللہ علیہ وسلم ؛ مصنف :۔ مولانا عبدالستار صاحب الہ آبادی

صفحات :۔ ۵۶ ؛ قیمت : آٹھ روپے ؛ پتہ :۔ پریوا نرائن پور ضلع الہ آباد یوپی

قادیانیت اور انکار حدیث کے بعد ہندوستان میں ایک نئے فتنہ تشکیک تحریف نے جنم لیا ہے، اس فتنے کے علمبردار عرصے سے توحید و رسالت کے معانی کو نت نئے بنائے ہوئے ہیں، اسی ضمن میں کچھ دنوں سے یہ نیا فتویٰ تقسیم ہو رہا ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ لکھنا اور کہنا بدعت ہے، زیر تعارف کتاب اسی فتوی کی تردید کے لیے لکھی گئی ہے۔

مصنف پرانی وضع کے ایک سن رسیدہ بزرگ ہیں اور غالباً منطقی بحثوں سے کچھ زیادہ ہی شغف رکھتے ہیں، اس لیے اس کتابچے میں منطقی اسلوب نمایاں ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حکیم صاحب نے ایک نحوی بحث کے سلسلے میں توضیحی نوٹ کے اندر شرح مائۃ عامل کا بھی حوالہ دیا ہے۔ بہر حال حکیم صاحب نے اپنی حد تک تلبیس کا پردہ چاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض چیزیں کھٹکتی بھی ہیں، مثلاً تشکیک کی اصل بنیاد پر راست ضرب نہیں لگائی گئی ہے، استدلال میں کئی جگہ خاصا جھول ہے منطق کے بدلی اسلوب نے جگہ جگہ تحریر کی چاشنی غارت کر دی ہے۔ کتاب کے حجم اور سائز کے لحاظ سے قیمت بعید زیادہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ قیمت دو روپئے ہونی چاہئے۔ بیس بائیس صفحات میں دایاں کالم بلا وجہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے، جس سے مذکورہ صفحات خوبصورت کے بجائے بدنما ہو گئے ہیں۔ امید ہے اس معاملہ میں جو لوگ الجھن کا شکار ہیں، ان کے لیے یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔ •••

بقیہ اداریہ

کہ جب اس طرح کی تبدیلی آتی ہے تو فاسد مادے کے ساتھ غافل عناصر بھی خس و خاشاک کی طرح بہ جاتے ہیں اور اس کے جھونکوں سے دنیا کے دور دراز خطے بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے، ہمیں اپنے کردار کی روشنی میں یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ ہم مستقبل میں قدرت کی نوازشوں کا انتظار کرنے کے اہل ہیں یا عتاب کا ؟ نوازشیں اسلامی بنیاد کو مضبوط پکڑے بغیر حاصل کرنی مشکل ہیں۔ اور یہ پختگی دریوزہ گری سے نہیں بلکہ عزت نفس اور غیرت و خودی سے وابستہ ... •••

AsliAhleSunnet.com

مجلة الجامعة السلفية

کا

مؤتمر الدعوة والتعلیم نمبر

(اردو میں)

- فروری ۱۹۸۰ء میں جامعہ سلفیہ میں مؤتمر الدعوة والتعلیم کے نام سے جو عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس ہوئی تھی، اسکی مکمل سرگذشت۔
- عرب شیوخ کے ارشادات اور ہندوستانی علماء کی تقریریں، جامعہ کی مسجد میں امام حرم کا خطبۂ جمعہ اور مختلف اجتماعات میں آپ کے فرمودات۔
- کانفرنس میں دکھائی گئی علمی نمائش جو جماعت اہلحدیث کی دینی وعلمی خدمات کی بولتی ہوئی تصویر اور نہایت اہم تاریخی دستاویز ہے اسکی مکمل نقل۔
- پاس شدہ تجاویز اور قراردادیں اور اس کانفرنس کے متعلق عرب و ہند کے موقر جرائد کی رائے اور تبصرے۔

مکتبہ سلفیہ، مرکزی دار العلوم، ریوڑی تالاب، بنارس

AsliAhleSunnet.com

MOHADDIS

The Islamic Cultural & Literary Monthly Magazine
Al-Jamiatus Salafiah (Al-Markaziyah) Varanasi (India)

ہماری چند اہم مطبوعات

۱ — وسیلة النجاة (نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ)
موصوف کے قلم سے دینیات کا دلکش بیان۔ آیات و احادیث کی جگمگاتی ہوئی روشنی میں ہدایت کا بلند وبالا مینار۔ (قیمت ۶/۵۰ .Rs)

۲ — تاریخ ادب عربی (ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری) عربی ادب کے عروج وارتقاء کا مرحلہ وار تحقیقی جائزہ اور دستاویز۔ (قیمت ۱۰ .Rs)

۳ — فتنۂ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری (مولانا صفی الرحمن مبارکپوری)

۴ — قادیانیت اپنے آئینہ میں (〃 〃 〃)
اس سنگین اور ہمہ گیر فتنے کا حقیقی چہرہ اور اس کے خلاف فاتح قادیان مولانا امرتسری کی مجاہدانہ سرگرمیوں اور مومنانہ پامردیوں کا نہایت دلکش مرقع، مع مختصر سوانح۔ (قیمت ۳۲ .Rs)

۵ — رکعات تراویح کی صحیح تعداد اور علماء احناف (مولانا کرم الدین وغیرہ ایک مختصر اور فیصلہ کن تحریر۔ (قیمت ۱/۲۵ .Rs)

۶ — سلفی دعوت کے علمی اصول ۷ — سلفی دعوت اور ائمہ اربعہ
(مؤلف: عبد الرحمن عبد الخالق کویت، ترجمہ: مولوی عبد الوہاب حجازی)
تحریک اہلحدیث کے بنیادی مقاصد کا مختصر جامع اور فاضلانہ تعارف
(خریداروں کیلئے مفت تحفہ)

مکتبہ سلفیہ۔ مرکزی دار العلوم، ریوڑی تالاب، وارانسی

PUBLISHED FROM MARKAZI DARUL - ULOOM
PRINTED BY ABDUL WAHEED
AT SALAFIAH PRESS, VARANASI.

AsliAhleSunnet.com